

# امام حماد بن سلمہ بن دینار البصری

## فہرست

4	تعارف حماد:
4	پیدائش و تحصیل علم:
5	شیوخ:
5	تلامذہ:
6	ذریعہ معاش:
7	توثیق حماد:
12	حماد بن سلمہ کی احادیث کی اقسام:
12	شیوخ کے اعتبار سے حماد کی روایت کے درجات:
13	وہ شیوخ جن سے روایت میں حماد کو سب پر مقدم رکھا گیا:
18	ان شیوخ میں حماد کے تثبت کی وجہ:
19	وہ شیوخ جن سے خاص حماد کی روایت پر کلام کی گیا:
21	وہ شیوخ جن سے حماد کی روایت پر کوئی کلام نہیں کیا گیا:
22	ان تمام اقسام کے شیوخ سے حماد کی روایت کا حکم:
24	تلامذہ کے اعتبار سے حماد کی روایت کے درجات:

26	حماد کے تغیر حفظ کے اعتبار سے ان کی حدیث کے درجات:
28	خلاصہ کلام:
29	تنبیہ: کیا امام حماد بن سلمہ کی کتب میں الحاق ہوا تھا؟
32	حماد بن سلمہ مسلمانوں کے امام ہیں:
33	حماد بن سلمہ، علماء کی نظر میں:
35	حماد بن سلمہ القاری:
36	حماد بن سلمہ الفقیہ:
37	حماد بن سلمہ النحوی:
39	حدیث سے محبت اور رائے سے نفرت:
40	اہل بدعت کا شدید رد:
41	جہمیہ کا رد:
42	قدریہ کا رد:
43	زہد و عبادت:
44	خلوص نیت:
45	وقت کی قدر:
45	اظہار حق اور امراء کی صحبت سے گریز:
46	وفات:



## تعارف حماد:

حماد بن سلمہ کا شمار ممتاز اتباع التابعین میں ہوتا ہے۔ آپ کے والد سلمہ بن دینار بنی تمیم کے ربیعہ بن مالک بن حنظلہ کے آزاد کردہ غلاموں میں سے تھے۔ حماد بن سلمہ مشہور تابعی امام حمید الطویل کی بہن کے بیٹے تھے۔ آپ اپنے زمانے میں علم و فضل کے ساتھ جانے جاتے تھے۔ حدیث کے ساتھ ساتھ قراءات القرآن، فقہ اور ادب و لغت وغیرہ جیسے علوم میں آپ کو مکمل مہارت حاصل تھی۔ اس کے علاوہ آپ کا شمار اپنے زمانے کے مشہور زاہد اور متقی عبادت گزاروں میں ہوتا ہے جیسا کہ خیر القرون کے اکثر لوگوں کا امتیاز ہے۔

## پیدائش و تحصیل علم:

حماد کے سنہ پیدائش کے بارے میں کوئی روایت نہیں ملتی البتہ ایک روایت کے مطابق آپ 76 سال کی عمر میں فوت ہوئے تو اس حساب سے آپ کا سنہ پیدائش 91ھ بنتا ہے۔ گویا آپ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حیات میں پیدا ہوئے کیونکہ انس بن مالک 92 یا 93ھ میں فوت ہوئے۔

جہاں تک تحصیل علم کی بات ہے تو یہ تو پتہ نہیں چلتا کہ ان کی ابتدائی تعلیم کہاں شروع ہوئی، مگر اس وقت بصرہ دینی علوم کا ایک اہم مرکز شمار کیا جاتا تھا، وہاں علوم دینیہ کے علاوہ ادب و لغت اور نحو و صرف کا بھی چرچا تھا، اس لیے اغلب ہے کہ حماد نے بھی عام رواج کے مطابق ان تمام علوم میں ضرور کمال حاصل کیا ہوگا؛ چنانچہ ابن عماد حنبلی رقمطراز ہیں: کان فصيحاً، مفوّهاً، إماماً في العربية، صاحب سنّة ترجمہ: وہ فصیح بولنے والے، عربیت کے امام اور صاحب سنت تھے۔ (شذرات الذہب: 2/297)

امام ذہبیؒ نے دوسرے القاب کے ساتھ النحوی بھی لکھا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ: ۱/۱۸۲)



## شیوخ:

ان کے اساتذہ کی فہرست بہت طویل ہے، جس میں بے شمار ممتاز تابعین بھی شامل ہیں، چند تابعین کے اسمائے گرامی شمار کرانے کے بعد حافظ ابن عسقلانی لکھتے ہیں:

وخلق كثير من التابعين فمن بعدهم ترجمہ: ان کے علاوہ تابعین کے ایک کثیر گروہ سے انہوں نے استفادہ کیا ہے اس طرح ان کے بعد کے لوگوں سے بھی۔ (تہذیب التہذیب: 3/12)

چنانچہ انہوں نے مختلف اساتذہ سے کسب فیض کیا اور ان کی بے شمار حدیثوں کے حافظ اور فقہ و فتاویٰ کے وارث بن گئے، بالخصوص حدیث میں وہ مشہور تابعی امام ثابت البنانی اور اپنے ماموں جان حمید الطویل کی روایات کے خاص حامل تھے۔ (ایضاً)

## تلامذہ:

زندگی کا بیشتر حصہ بصرہ میں گزارا اور وہیں انہوں نے درس و افادہ کی مجلس گرم کی، ان کے حلقہٴ درس میں بلاشبہ لا تعداد لوگوں نے فقہ و حدیث کی تحصیل کی، مشہور اور ممتاز تلامذہ کے نام یہ ہیں:

ابن جریج، شعبہ بن الحجاج، یہ دونوں حضرات عمر میں حماد سے بڑے تھے اور شعبہ تو امام وقت تھے بایں ہمہ انہوں نے ان سے استفادہ کیا تھا، اس کے علاوہ سفیان الثوری، عبد اللہ بن مبارک، عبد الرحمن بن مہدی، یحییٰ بن سعید القطان جیسے جلیل القدر محدثین اور امراء المؤمنین فی الحدیث بھی آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ ہمارے پاس کتب حدیث میں ان کی جو روایات محفوظ ہیں ان کے مطابق حماد سے سب سے زیادہ روایات کرنے والے امام عفان بن مسلم ہیں پھر حجاج بن منہال، پھر موسیٰ بن اسماعیل التبوذکی، پھر ہدبہ بن خالد، پھر امام ابو داؤد طیالسی، پھر ابراہیم بن

الحجاج السامی، پھر یزید بن ہارون اور پھر سلیمان بن حرب ہیں۔ ان سب کی ان سے کئی سو کے حساب سے احادیث کتب حدیث میں محفوظ ہیں۔ حدیث کے تمام مجموعوں ہی میں حضرت حماد بن سلمہ کی روایتیں موجود ہیں۔

اس کے علاوہ عمرو بن عاصم البصری فرماتے ہیں: کتبت عن حماد بن سلمة بضعة عشر ألف حدیث ترجمہ: میں نے حماد بن سلمہ سے دس ہزار سے زیادہ احادیث لکھی ہیں (تذکرۃ الحفاظ للذہبی: 1/151)۔

اور علی بن المدینی فرماتے ہیں: کان عند یحیی بن الضریس، عن حماد - عشرة آلاف ترجمہ: یحیی بن الضریس کے پاس حماد کی دس ہزار احادیث موجود تھیں (میزان الاعتدال: 1/591)۔ یعنی مقطوع اور موقوف روایات ملا کر۔

## ذریعہ معاش:

امام وقت ہوتے ہوئے وہ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے، مگر یہ کاروبار بھی محض رزق کفاف کے لیے تھا؛ چنانچہ سوار بن عبد اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ:

كنت آتی حمّاد بن سلمة في سوقه، فإذا ربح في ثوب حبة، أو حبتين، شدّ جونتہ وقام ترجمہ: میں بازار میں حماد بن سلمہ کی دکان پر آیا کرتا تھا، جب کسی کپڑے میں ایک دو حبہ فائدہ ہو جاتا، وہ فوراً دوکان اٹھا دیتے تھے۔ یعنی جہاں رزق کا انتظام ہو کاروبار بند کر دیا۔ (شذرات الذهب: 2/297، وانظر حلیۃ الأولیاء: 6/250، وإسنادہ صحیح)

## توثیق حماد:

امام حماد بن سلمہ کی حدیث میں توثیق اور ان کی امامت کے سب متفقہ طور پر قائل ہیں البتہ کچھ خاص مقامات پر ان کی حدیث کے حکم کے متعلق دیگر قرائین کی بنا پر اختلاف کیا گیا ہے جن پر ہم تفصیلاً بحث کریں گے ان شاء اللہ لیکن یہاں پر محض ان کی عام توثیق پر اقوال نقل کیے جائیں گے۔

1- امام شعبہ بن حجاج (المتوفی 160) رحمہ اللہ نے حماد بن سلمہ سے روایات لی ہیں اور ان کی تعریف کی ہے اور یہ امام شعبہ کی طرف سے توثیق تصور کی جاتی ہے۔

2- امام وہیب بن خالد الباہلی (المتوفی 165) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کان حماد بن سلمة سيدنا وكان حماد أعلمنا ترجمہ: حماد بن سلمہ ہمارے سردار اور ہم میں سب سے بڑے عالم تھے۔ (الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 3/141)

3- امام یحییٰ بن سعید القطان (المتوفی 198) رحمہ اللہ نے امام حماد بن سلمہ سے کئی روایات لی ہیں اور آپ مرتے دم تک ان سے روایت بیان کیا کرتے تھے، چنانچہ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ومات يَحْيَى بن سَعِيد، يَعْنِي الْقَطَّانَ، وَهُوَ يَحْدِّثُ عَنْهُ تَرْجَمَهُ: يَحْيَى بن سَعِيد القطان مرتے وقت بھی ان سے روایت بیان کیا کرتے تھے۔ (تاریخ ابن معین رواية الدوري: 4/312)۔ اور امام القطان کا ان سے روایت کرنا ان کی طرف سے توثیق ہے کیونکہ وہ اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کیا کرتے تھے۔

4- امام عبد الرحمن بن مہدی (المتوفی 198) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حماد بن سلمة صحيح السماع حسن اللقي أدرك الناس لم يتهم بلون من الألوان ولم يلتبس بشيء أحسن ملكة نفسه ولسانه ولم يطلقه على أحد، ولا ذكر خلقا بسوء فسلم حتى مات ترجمہ: حماد بن سلمہ صحیح سماع اور حسن لقاء والے تھے، انہوں نے کئی (کبار) لوگوں (یعنی علماء) کو پایا۔ آپ پر کسی بھی بُرے رنگ میں رنگنے کا الزام نہیں لگایا گیا

اور نہ ہی آپ پر کسی چیز کے بارے میں شک کیا گیا۔ آپ نے اپنے نفس اور زبان پر خوب ملکہ پالیا تھا اور اس کو کسی دوسرے کے خلاف استعمال نہیں کیا اور نہ ہی آپ نے کبھی کسی شخص کی بُرائی کی۔ پس آپ اپنی وفات تک اسی طرح سالم رہے۔ (الکامل لابن عدي: 3/42)

5- اسحاق الحربي فرماتے ہیں کہ ہم امام عفان بن مسلم (المتوفى 220) رحمہ اللہ کے پاس تھے اور ایک آدمی نے ان سے پوچھا، کیا حماد نے آپ کو روایت بیان کی ہے؟ عفان نے کہا: کون حماد؟ اس نے کہا: ابن سلمہ۔ تو آپ نے فرمایا: أَلَا تَقُولُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَرْجَمُهُ: تو اس طرح کہو کہ (تم) امیر المؤمنین (کے بارے میں پوچھ رہے ہو)۔ (الکامل لابن عدي: 3/39)

6- امام محمد بن سعد کاتب الواقدي (المتوفى 230) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَكَانَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَقَّةً، كَثِيرَ الْحَدِيثِ، وَرُبَّمَا حَدَّثَ بِالْحَدِيثِ الْمُنْكَرِ تَرْجَمُهُ: حماد بن سلمہ ثقہ کثیر الحدیث تھے، اور کبھی کبھار منکر حدیث بھی روایت کر دیا کرتے تھے۔ (طبقات الکبری لابن سعد: 7/282)

7- امام یحییٰ بن معین (المتوفى 233) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ثَقَّةٌ، ثَبَتَتْ (سؤالات ابن الجبید: ص 316)۔ امام دارمی، اسحاق بن منصور، اور حامد بن محمد بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ امام یحییٰ بن معین نے حماد بن سلمہ کے بارے میں فرمایا: ثَقَّةٌ (تاریخ ابن معین رواية الدوري: ص 49، الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 3/142، الکامل لابن عدي: 3/38)

اور ابن محرز کی روایت میں امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ثَقَّةٌ، مَأْمُونٌ (تاریخ ابن معین رواية ابن محرز: 94/1)۔

8- امام احمد بن حنبل (المتوفى 241) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حماد بن سلمة عندنا ثقة ترجمه: حماد بن سلمہ ہمارے نزدیک ثقہ ہیں۔ (الکامل لابن عدي: 3/39)

9- امام محمد بن اسماعیل البخاری (المتوفى 256) رحمہ اللہ نے ان سے اپنی صحیح میں بطورِ استشہاد روایت لی ہے۔

امام بخاری کے اس عمل پر حافظ ابن القیسرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لم يخرج عنه البخاري في صحيحه، معتمدا عليه، بل استشهد به في مواضع ليبين أنه ثقة ترجمہ: بخاری نے ان سے اپنی صحیح میں بطورِ حجت کوئی حدیث نہیں لی البتہ انہوں نے ان سے کچھ مقامات پر بطورِ استشہاد روایات لی ہیں یہ واضح کرنے کے لئے کہ وہ ثقہ ہیں (شروط الأئمة الستة لابن القيسراني: ص 18)۔

10- اسی طرح امام مسلم نے ان سے اپنی صحیح میں بطورِ حجت روایات لی ہیں، اور یہ امام مسلم کی طرف سے ان کی توثیق ہے۔

11- امام ابوالحسن العلی (المتوفی 261) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ثقة، رجل صالح، حسن الحديث ترجمہ: وہ ثقہ اور نیک شخص تھے، ان کی حدیث اچھی ہے۔ (الثقات للعلی: ص 131)۔

12- امام یعقوب بن سفیان الفسوی (المتوفی 277) رحمہ اللہ حماد بن سلمہ کے بارے میں فرماتے ہیں: هُوَ ثَقَّةٌ ترجمہ: وہ ثقہ ہیں۔ (المعرفة والتاريخ: 2/ 126)

13- امام ابو عبد الرحمن النسائی (المتوفی 303) رحمہ اللہ اپنی کتاب الجرح والتعديل میں فرماتے ہیں: ليس به بأس ترجمہ: ان میں کوئی حرج نہیں ہے (إكمال تهذيب الكمال: 4/ 145)

امام ابو الولید الباجی (المتوفی 474) رحمہ اللہ امام نسائی کا مذکورہ کلام نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ امام نسائی نے اس سے پہلے حماد کے بارے میں کہا تھا: ثَقَّةٌ کہ وہ ثقہ ہیں (التعديل والتحریر لمن خرج له البخاري في الجامع الصحيح لأبي الوليد: 2/ 523)۔

14- امام زکریا بن یحیی الساجی (المتوفی 307) رحمہ اللہ نے فرمایا: كان رجلا حافظا ثقة مأمونا لا يطعن

عليه إلا ضال مضل، وكان الثوري يشبه حماد بن سلمة بعمر بن قيس الملائي ترجمہ: وہ

حفاظ ثقہ مامون شخص تھے۔ انہیں گمراہ شخص کے علاوہ کوئی بُرا بھلا نہیں کہتا جبکہ امام سفیان الثوری حماد بن سلمہ

کو عمر بن قیس الملائ سے تشبیہ دیتے تھے۔ (إكمال تهذيب الكمال: 4/ 144)

15- امام ابن حبان (المتوفی 354) رحمہ اللہ نے انہیں اپنی کتاب الثقات میں ذکر کیا اور فرمایا: لم ينصف من جانب حديثه واحتج بأبي بكر بن عيَّاش في كتابه وبابن أخي الزُّهريّ وَبِعَبْد الرَّحْمَنِ بن عبد الله بن دينار ترجمہ: جس نے ان کی حدیث سے کنارہ کشی کرتے ہوئے ابو بکر بن عیاش، ابن اخي الزهري، اور عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دينار جیسے (حماد سے کم درجہ والے لوگوں سے) اپنی کتاب میں حجت لی اس نے انصاف نہیں کیا۔ (الثقات لابن حبان: 6/216)

نوٹ: یہاں پر امام ابن حبان، امام بخاری کی بات کر رہے ہیں کہ انہوں نے حماد بن سلمہ جیسے اعلیٰ ثقہ راوی کو چھوڑ کر ان سے کم درجہ والے راویوں سے اپنی صحیح میں حجت لی ہے۔

16- امام ابو احمد بن عدی الجرجانی (المتوفی 365) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ولحماد بن سلمة هذه الأحاديث الحسان والأحاديث الصحاح التي يرويها عن مشايخه وله أصناف كثيرة كتاب ومشايخ كثيرة، وهو من أئمة المسلمين، وهو كما قال علي بن المديني من تكلم في حماد بن سلمة فاتهموه في الدين وهكذا قول أحمد بن حنبل فيه ترجمہ: حماد بن سلمہ کے پاس یہ سب اچھی حدیثیں ہیں، اور وہ صحیح حدیثیں ہیں جو انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہیں ان کے پاس کافی تصانیف اور کتب تھیں اور ان کے شیوخ بھی بے شمار تھے اور وہ مسلمانوں کے ائمہ میں سے تھے۔ اور جیسے کہ علی بن المديني نے فرمایا جو کئی بھی حماد بن سلمہ کو برا بھلا کہے تو اس کے دین کو مشتبہ سمجھو، اور یہی قول احمد بن حنبل کا بھی ہے ان کے بارے میں۔ (الکامل لابن عدی: 3/64)

17- امام دارقطنی (المتوفی 385) رحمہ اللہ حماد بن سلمہ کی ایک روایت کے متعلق فرماتے ہیں: إسناده صحيح وكلهم ثقات ترجمہ: اس کی سند صحیح ہے اور اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔ (سنن الدار قطنی: 3/16 ح)

18- امام ابو عبد اللہ الحاکم (المتوفی 405) رحمہ اللہ حماد بن سلمہ کی ایک روایت کے متعلق فرماتے ہیں: هذا  
 حديث صحيح على شرط مسلم ورواه عن آخرهم أثبات ثقات ترجمہ: یہ حدیث مسلم کی  
 شرط پر صحیح ہے اور اس کے تمام رجال آخر سند تک ثقہ ثبت ہیں۔ (المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 1/172 ح  
 320)

19- ابو الفضل محمد بن طاہر المقدسی المعروف بابن القیسرانی (المتوفی 507) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وإجماع أئمة  
 النقل علي ثقته وإمامته ترجمہ: ائمہ نقل کا ان کی توثیق اور امامت پر اجماع ہے۔ (شروط الأئمة الستة لابن  
 القیسرانی: ص 19)

20- امام ابو بکر ابن خلفون (المتوفی 636) رحمہ اللہ نے انہیں اپنی کتاب الثقات میں ذکر کیا اور فرمایا: وقال أبو  
 الفتح الأزدی: هو إمام في الحديث وفي السنة صدوق حجة ترجمہ: ابو الفتح الازدی نے کہا کہ وہ  
 حدیث اور سنت کے امام ہیں، وہ صدوق اور حجت ہیں۔ (إكمال تهذيب الكمال: 4/144)

21- امام ذہبی (المتوفی 748) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: كَانَ بَحْرًا مِنْ بُحُورِ الْعِلْمِ، وَلَهُ أَوْهَامٌ فِي سَعَةِ مَا  
 رَوَى، وَهُوَ صَدُوقٌ، حُجَّةٌ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - وَلَيْسَ هُوَ فِي الْإِتْقَانِ كَحَمَادِ بْنِ زَيْدٍ....  
 وَلَمْ يَنْحَطْ حَدِيثُهُ عَنْ رُتْبَةِ الْحَسَنِ ترجمہ: حماد بن سلمہ علم کے سمندروں میں سے ایک سمندر تھے، اور  
 اتنے وسیع علم کے ساتھ ان کے کچھ اوہام بھی تھے، وہ صدوق اور حجت تھے ان شاء اللہ، اگرچہ اتقان میں وہ حماد  
 بن زید جیسے نہیں تھے۔۔۔۔ ان کی حدیث حسن کے درجے سے نیچے نہیں گرتی۔ (سیر أعلام النبلاء:  
 7/446)۔

دوسری جگہ فرمایا: وكان ثقہ، له أوهام ترجمہ: وہ ثقہ تھے اور ان کو کچھ اوہام بھی تھے۔ (میزان الاعتدال:  
 1/590)۔

دوسری جگہ فرمایا: إِمَامٌ ثِقَّةٌ لَهُ أُوهَامٌ وَغُرَائِبٌ وَغَيْرُهُ اثْبَتٌ مِنْهُ تَرْجَمَهُ: وہ ثقہ امام تھے اور ان کی کچھ غلطیاں اور غریب روایتیں بھی تھیں، دیگر لوگ ان سے زیادہ ثقہ تھے۔ (المغنی فی الضعفاء: 1/ 189)۔

دوسری جگہ فرمایا: إِمَامٌ ثِقَّةٌ، يَهْمُ كَغَيْرِهِ، اِحْتِجَ بِهِ مُسْلِمٌ تَرْجَمَهُ: وہ ثقہ امام تھے اور باقیوں کی طرح ہی غلطیاں کرتے تھے، امام مسلم نے ان سے حجت لی ہے۔ (دیوان الضعفاء: ص 100)۔

دوسری جگہ فرمایا: إِمَامٌ صَدُوقٌ لَهُ أُوهَامٌ تَرْجَمَهُ: وہ صدوق امام تھے اور ان کے کچھ اوہام بھی تھے۔ (من تكلّم فيه وهو موثق: ص 70 ت 93)

22- حافظ ابن حجر العسقلانی (المتوفی 852) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ثقہ عابد ترجمہ: وہ ثقہ عبادت گزار تھے۔

## حماد بن سلمہ کی احادیث کی اقسام:

امام حماد عام طور پر تو ثقہ ہیں جیسا کہ ان کی عمومی توثیق کے اقوال اوپر ذکر کر دیے گئے ہیں البتہ ان کی حدیث کے، مختلف اعتبارات کی بنا پر، کئی درجات یا اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

- 1- ان کے شیوخ کے اعتبار سے
- 2- ان کے تلامذہ کے اعتبار سے
- 3- اور ان کی حدیث کے اعتبار سے

## شیوخ کے اعتبار سے حماد کی روایت کے درجات:

اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی حدیث اپنے ہر شیخ سے ایک جیسی نہیں ہوتی بلکہ کسی شیخ کی روایت میں وہ اثبت الناس ہیں تو کسی شیخ کی روایت میں وہ زیادہ قوی نہیں۔ ان کے شیوخ کے اعتبار سے ان کی روایات کے درج ذیل تین مراتب بنتے ہیں:



- وہ شیوخ جن سے روایت میں آپ کو سب سے مقدم اور اثبت کہا گیا
- وہ شیوخ جن سے خاص آپ کی روایت پر کلام کیا گیا
- وہ شیوخ جن سے آپ کی روایت کو مقدم نہیں کہا گیا اور نہ ہی کوئی کلام کیا گیا

## وہ شیوخ جن سے روایت میں حماد کو سب پر مقدم رکھا گیا:

حماد کو اپنے پانچ شیوخ کی روایت میں سب پر فوقیت دی گئی ہے:

### 1- امام ثابت البنانی

- امام یحییٰ بن سعید القطان (المتوفی 198) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حماد بن سلمة، عن زیاد الأعلم، وقيس بن سعد ليس بذاك ثم قال يحیی أن كان ما حدث به حماد بن سلمة، عن قيس بن سعد فليس قيس بن سعد بشيء ولكن حديث حماد بن سلمة، عن الشيوخ عن ثابت وهذا الضرب يعني أنه ثبت فيها ترجمه: حماد بن سلمة، زیاد الاعلم اور قيس بن سعد سے روایت کرنے میں اتنے قوی نہیں ہیں۔ پھر القطان نے فرمایا: حماد بن سلمہ نے جو روایات قیس بن سعد سے نقل کی ہیں ایسا لگتا ہے کہ ان میں قیس بن سعد کچھ چیز نہیں ہیں، البتہ حماد بن سلمہ کی شیوخ سے حدیث، ثابت سے حدیث اور اس طرح کی حدیثوں میں وہ ثبت ہیں۔ (الکامل لابن عدي: 3/40)
- امام یحییٰ بن معین (المتوفی 233) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مَنْ خَالَفَ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ فِي ثَابِتٍ فَالْقَوْلُ قَوْلُ حَمَّادٍ. قيل له: فسليمان بن مغيرة، عن ثابت؟ قال: سليمان ثبت، وحماد أعلم الناس بثابت. ترجمہ: ثابت کی روایت میں جو کوئی بھی حماد بن سلمہ کی مخالفت کرے گا تو حماد کا قول ہی لیا جائے گا۔ ان سے پوچھا گیا: سليمان بن مغيرة کی ثابت سے روایت کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تو فرمایا: سليمان ثبت ہے لیکن حماد تمام لوگوں میں ثابت کی روایت کے سب سے بڑے عالم ہیں (تاریخ ابن معین روایۃ الدورى: 4/265#4299)۔

ابن الجبید کہتے ہیں کہ امام یحییٰ بن معین سے پوچھا گیا: أَيْمًا أَحَبُّ إِلَيْكَ فِي ثَابِتٍ، سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ،  
 أَوْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ؟ ترجمہ: ثابت کی روایت میں آپ کو سلیمان بن المغیرہ زیادہ پسند ہیں یا حماد بن سلمہ؟ تو  
 آپ نے فرمایا: كِلَاهُمَا ثَقَّةٌ، ثَبْتُ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَعْرَفُ بِحَدِيثِ ثَابِتٍ مِنْ سُلَيْمَانَ،  
 وَسَلَيْمَانَ ثَقَّةٌ تَرْجَمُهُ: وہ دونوں ثقہ ثابت ہیں، لیکن حماد بن سلمہ ثابت کی حدیث کو سلیمان سے زیادہ جانتے ہیں،  
 البتہ سلیمان بھی ثقہ ہیں۔ (سؤالات ابن الجبید: ص 316)

امام ابن ابی خثیمہ روایت کرتے ہیں کہ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: أَثْبَتُ النَّاسِ فِي ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، حَمَّادُ  
 بْنُ سَلَمَةَ تَرْجَمُهُ: ثابت البنانی کی روایت میں حماد بن سلمہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ پختہ ہیں۔ (تاریخ ابن  
 ابی خثیمہ السفر الثالث: 2/242#2683)

- امام علی بن عبد اللہ المدینی (المتوفی 234) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لَمْ يَكُنْ فِي أَصْحَابِ ثَابِتٍ أَثْبَتُ مِنْ  
 حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ثُمَّ بَعْدَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ثُمَّ بَعْدَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَهِيَ صَحَابَةُ تَرْجَمُهُ: ثابت  
 کے اصحاب میں سے کوئی حماد بن سلمہ سے زیادہ پختہ نہیں ہے، ان کے بعد سلیمان بن المغیرہ سب سے زیادہ پختہ  
 ہیں اور ان کے بعد حماد بن زید اور یہ سب صحیح (ترین طرق) ہیں۔ (العلل لابن المدینی: ص 72)
- امام احمد بن حنبل (المتوفی 241) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَثْبَتُ النَّاسِ فِي ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ  
 تَرْجَمُهُ: حماد بن سلمہ، ثابت البنانی کی روایت میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ پختہ ہیں۔ (العلل ومعرفۃ الرجال  
 لأحمد رواية عبد الله: #1783، 5189)

ابن ہانی روایت کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا: كَيْفَ مَعْمَرٌ فِي ثَابِتٍ، أَيُّهُمَا أَحَبُّ  
 إِلَيْكَ، حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَوْ مَعْمَرٌ؟ ترجمہ: ثابت کی حدیث میں معمر کیسے ہیں؟ ان کی روایت میں آپ کو  
 حماد بن سلمہ زیادہ پسند ہیں یا معمر؟ تو آپ نے فرمایا: مَا أَحَدٌ رَوَى عَنْ ثَابِتٍ أَثْبَتُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ

سلمة ترجمہ: ثابت سے روایت کرنے والوں میں کوئی بھی حماد بن سلمہ سے زیادہ پختہ نہیں ہے (سوالات ابن ہانی: 2130، 2131)۔

المروزی روایت کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ليس أحد أثبت ولا أعرف بحديث ثابت من حماد، ثم قال: وسليمان بن المغيرة ترجمہ: ثابت کی حدیث میں کوئی بھی حماد سے زیادہ اثبت و اعرف کوئی نہیں ہے۔ اور ان کے بعد سليمان بن المغيرة کا نمبر ہے (العلل و معرفة الرجال لآحمد رواية المروزي: ص 39، 40)۔

حجاج بن الشاعر کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: حماد بن سلمة أعلم الناس بثابت ترجمہ: حماد بن سلمہ ثابت کی حدیث کے سب سے بڑے عالم ہیں (الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 3/141)۔

• امام مسلم بن حجاج (المتوفى 261) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اجتماع أهل الحديث من علمائهم؛ على أن

أثبت الناس في ثابت البناني: حماد بن سلمة، وكذلك قال يحيى القطان، ويحيى بن معين، وأحمد بن حنبل، وغيرهم من أهل المعرفة ترجمہ: اہل حدیث کے علماء کا اجماع ہے کہ ثابت البنانی کی حدیث میں حماد بن سلمہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ پختہ ہیں۔ یہی قول یحیی القطان، یحیی بن معین، احمد بن حنبل اور دیگر ماہرین فن کا ہے۔ (التمييز لمسلم: 1/217-218)

• امام دارقطنی (المتوفى 385) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حماد بن سلمة أثبت الناس في حديث ثابت ترجمہ: حماد بن سلمہ ثابت کی حدیث میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ پختہ ہیں۔ (العلل للدارقطني: 12/27 #2369)

• حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: أثبت الناس في ثابت (تقريب التهذيب: 1507)

2- امام حميد الطويل (حماد بن سلمہ کے ماموں)

- امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَعْلَمُ النَّاسِ بِحَدِيثِ حَمِيدَ تَرْجَمَهُ: حماد بن سلمہ تمام لوگوں میں حمید کی حدیث کے سب سے بڑے عالم ہیں (تاریخ ابن معین رواية الدورى: 4/297# 4483)۔

- امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: حماد بن سلمة أثبت الناس في حميد الطويل، سمع منه قديماً، وأثبت في حديث ثابت من غيره ترجمه: حماد بن سلمہ، حميد الطويل کی روایت میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ پختہ ہیں، انہوں نے ان سے قدیم زمانے میں سنا تھا، اور وہ باقیوں کی نسبت ثابت کی روایت میں بھی سب سے زیادہ پختہ ہیں (الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 3/141)۔
- امام ابو بکر الخلال نقل کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: حماد بن سلمة أعلم الناس بحديث حميد وأصح حديثاً ترجمه: حماد بن سلمہ تمام لوگوں میں حمید کی حدیث کے سب سے بڑے عالم اور سب سے صحیح ترین حدیث والے ہیں (تہذیب الکمال للمزني: 7/261)۔

### 3- علی بن زید جدعان

- ابن الجنید کہتے ہیں کہ امام یحییٰ بن معین سے ایک دفعہ میں نے ایک حدیث کے بارے میں پوچھا جسے حماد بن زید نے علی بن زید سے روایت کیا تھا اور حماد بن سلمہ نے ان کی مخالفت کی تھی، تو امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ مِنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، لَكثْرَةِ رَوَايَتِهِ عَنْهُ تَرْجَمَهُ: حماد بن سلمہ، علی بن زید سے کثرت روایت کی وجہ سے، ان کی حدیث کو حماد بن زید سے زیادہ جانتے ہیں۔ (سؤالات ابن الجنید: ص 326)

- ابن الجنید سے ہی روایت ہے کہ امام یحییٰ بن معین نے ایک دوسری جگہ فرمایا: حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَدْرَى النَّاسِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ تَرْجَمَهُ: حماد بن سلمہ، علی بن زید سے لوگوں میں سب سے زیادہ روایت کرنے والے ہیں (سؤالات ابن الجنید: ص 456)۔

• ابن ابی حاتم روایت کرتے ہیں کہ امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ نے فرمایا: حماد ابن سلمة في ثابت وعلي بن زيد أحب إلي من همام. وهو اضبط الناس وأعلمه بحديثهما بين خطأ الناس. وهو أعلم بحديث علي بن زيد من عبد الوارث ترجمہ: حماد بن سلمہ مجھے ثابت اور علی بن زید کی حدیث میں ہمام (بن یحییٰ) سے زیادہ محبوب ہیں۔ وہ تمام لوگوں میں ان دونوں کی حدیث کے، لوگوں کی غلطیوں کے مابین، سب سے بڑے محافظ اور عالم تھے۔ اور وہ علی بن زید کی حدیث کو عبد الوارث (بن سعید) سے بھی زیادہ جانتے تھے۔ (الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 3/141)

• حافظ ابن رجب الحنبلي (المتوفى 795) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیثہ عن علي بن زيد بن جدعان، هو حافظ له ترجمہ: وہ علی بن زید بن جدعان کی حدیث کے حافظ ہیں (شرح علل الترمذی: 2/781)۔

#### 4- محمد بن زیاد البصري

• امام شعبہ بن حجاج (المتوفى 160) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: إن ابن أخت حميد جزي خيراً كان يفيدني، عن محمد بن زياد ترجمہ: حمید کے بھانجے (یعنی حماد بن سلمہ) کو جزائے خیر ملے، وہ محمد بن زیاد سے روایت میں میرے لئے مفید رہے (العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية عبد الله: 3994، 3995) (الکامل لابن عدي: 3/40، 3/42)۔

• امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ليس أحد أروى عن محمد بن زياد من حماد بن سلمة ولا أحسن حديثاً ترجمہ: حماد بن سلمہ سے زیادہ کوئی محمد بن زیاد سے روایت نہیں کرتا اور نہ ان سے زیادہ اچھی حدیث کوئی ان سے روایت کرتا ہے (الکامل لابن عدي: 3/43) (الجرح والتعديل: 7/257)۔

علی بن سعید روایت کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: محمد بن زياد صاحب أبي هريرة ثقة، وأجاد حماد بن سلمة الرواية عنه ترجمہ: محمد بن زیاد ابو ہریرہ کے ساتھی تھے اور وہ ثقہ ہیں۔ حماد بن سلمہ ان کی روایت میں ماہر تھے (شرح علل الترمذی: 2/782)۔

## 5- عمار بن ابی عمار

- امام یحییٰ بن سعید القطان روایت کرتے ہیں کہ امام شعبہ بن الحجاج رحمہ اللہ نے فرمایا: کان حماد بن سلمة یفیدنی عن عمار بن أبي عمار ترجمہ: حماد بن سلمہ، عمار بن ابی عمار سے روایت میں میرے لئے مفید رہے (الجرح والتعمیل لابن ابی حاتم: 3/141)۔

- امام یعقوب بن شبیب السدوسی (المتوفی 262) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حماد بن سلمة ثقة في حديثه اضطراب شديد، إلا عن شيوخ فإنه حسن الحديث عنهم متقن لحديثهم مقدم على غيره فيهم. منهم: ثابت البناني، وعمار بن أبي عمار ترجمہ: حماد بن سلمہ ثقہ ہیں لیکن ان کی حدیث میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے سوائے چند شیوخ کی حدیث میں کیونکہ ان میں آپ حسن الحدیث ہیں اور ان کی روایت میں پختہ ہیں اور ان سے روایت میں آپ باقیوں پر مقدم ہیں، ان میں: ثابت البنانی اور عمار بن ابی عمار شامل ہیں۔ (شرح علل الترمذی: 2/781)

## ان شیوخ میں حماد کے تثبت کی وجہ:

حماد کا ان شیوخ کی احادیث میں تثبت و مہارت کی کئی وجوہ ہو سکتی ہیں جو درج ذیل ہیں:

- اولا: ان کا ان شیوخ سے سماعِ حالتِ صغر میں ہوا جبکہ وہ ان کے کبار شیوخ تھے، اسی لئے ان کی احادیث کو زیادہ محفوظ کر سکے۔ امام حماد فرماتے ہیں: كنت إذا أتيت ثابت البناني وضع يده على رأسي ودعا لي ترجمہ: میں جب ثابت البنانی کے پاس گیا تو انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے لئے دعا کی (الکامل لابن عدي: 3/44)۔ یہ قول اس پر دلالت کرتا ہے کہ جب حماد ثابت کے پاس آئے تو وہ چھوٹے تھے۔

ایک دوسری روایت میں امام حماد نے اپنے ماموں کے بارے میں کہا ہے کہ: رَمَا أُتَيْتَ حَمِيداً فَقَبَّلَ يَدِي ترجمہ: میں جب کبھی حمید (الطویل) کے پاس آتا تو وہ میرا ہاتھ چومتے (اکامل لابن عدی: 3/43)۔ یہ قول بھی ان کے صغرن پر دلالت کرتا ہے۔ اور شاید باقیوں کا بھی یہی معاملہ ہے۔

ثانیاً: ان کا بعض شیوخ سے قرب ہونا جیسے حمید الطویل کا حال ہے جن کے ساتھ ان کا مابھانجے کا رشتہ تھا، اور ان شیوخ سے بکثرت ناٹھ ہونا۔

ثالثاً: وہ سب ان کے ملک سے تھے۔ یعنی سب کے سب بصری تھے تو غالباً اپنے ملک کے لوگوں سے ان کی حدیث پختہ کرنا باقیوں کی نسبت زیادہ آسان ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

### وہ شیوخ جن سے خاص حماد کی روایت پر کلام کی گیا:

وہ شیوخ جن سے حماد کی روایت پر جرح کی گئی ہے ان میں چند خاص نام ہیں: قیس بن سعد، زیاد الا علم، داؤد بن ابی ہند، سعید الجریری، اور ایوب السحتیانی وغیرہ۔

- امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَحَمَّادٌ يَعِدُ عَنْهُمْ إِذَا حَدَّثَ عَنْ غَيْرِ ثَابِتٍ كَحَدِيثِهِ عَنْ قَتَادَةَ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَدَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَالْجَرِيرِي وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَأَشْبَاهِهِمْ فَإِنَّهُ يَخْطِئُ فِي حَدِيثِهِمْ كَثِيرًا وَغَيْرَ حَمَّادٍ فِي هَؤُلَاءِ أَثْبَتَ عَنْهُمْ كَحَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَعَبْدُ الْوَارِثِ وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَابْنُ عَلِيَّةٍ ترجمہ: (محدثین) کے نزدیک حماد جب ثابت کے علاوہ کسی سے روایت کریں جیسے قتادہ، ایوب، یونس، داؤد بن ابی ہند، الجریری، یحییٰ بن سعید، عمرو بن دینار اور ان جیسے لوگ (یعنی صغار شیوخ) تو وہ ان کی حدیث میں کافی غلطیاں کرتے ہیں، ان لوگوں کی حدیث میں حماد کے علاوہ دیگر لوگ زیادہ پختہ ہیں جیسے حماد بن زید، عبد الوارث، یزید بن زریع، اور ابن علیہ وغیرہ۔ (التمییز لمسلم: 1/218)

- قیس بن سعد کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ضاع کتابہ عنہ فکان یحدث من حفظہ فی خطیء ترجمہ: حماد کی قیس بن سعد کی احادیث پر مشتمل کتاب ضائع ہو گئی تو وہ اپنے حافظے سے روایت کرنے لگے اور اس میں غلطی کرنے لگے۔ (شرح علل الترمذی: 2/782)۔
- امام یحییٰ بن سعید القطان (المتوفی 198) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حماد بن سلمة، عن زیاد الأعلم، و قیس بن سعد لیس قیس بن سعد بشیء ترجمہ: حماد بن سلمہ، زیاد الاعلم اور قیس بن سعد سے روایت کرنے میں اتنے قوی نہیں ہیں۔ پھر القطان نے فرمایا: حماد بن سلمہ نے جو روایات قیس بن سعد سے نقل کی ہیں ایسا لگتا ہے کہ ان میں قیس بن سعد کچھ چیز نہیں ہیں۔ (الکامل لابن عدی: 3/40)
- امام بیہقی (المتوفی 458) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حماد ساء حفظہ فی آخر عمرہ، فالحفاظ لا یحتجون بما یخالف فیہ، ویجتنبون ما تفرد بہ عن قیس خاصة ترجمہ: حماد کا حافظہ آخر عمر میں خراب ہو گیا تھا، اسی لئے حفاظ ان کی ایسی حدیث سے حجت نہیں لیتے جس میں انہوں نے مخالفت کی ہو، اور وہ خاص طور پر ان کی قیس سے منفرد روایتوں سے اجتناب کرتے ہیں (شرح علل الترمذی: 2/783)۔
- ایسا اس لئے ہے کیونکہ قیس بن سعد ان کے ملک کے نہیں ہے بلکہ وہ مکہ کے رہنے والے ہیں اور غالباً حماد نے ان سے ایک یا دو مجلسوں میں ہی سماع کیا ہوگا، اپنے خاص شیوخ جیسے ثابت اور حمید کی طرح ان سے بکثرت ملاقات نہیں کی ہوگی، اسی لئے ان کی حدیث کو اس طرح محفوظ نہ کر سکے۔
- جہاں تک زیاد الاعلم کی بات ہے تو وہ اگرچہ بصری تھے لیکن امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ: **هو قليل الحديث** اس لئے شاید وہ ان کی احادیث بھی ٹھیک طرح محفوظ نہ کر سکے، کیوں کہ ان کی قلت حدیث کی وجہ سے وہ ان کی طرف تردد نہ کر سکے۔



- اور اس لئے بھی کہ ان شیوخ کا شمار حماد کے صغار شیوخ میں ہوتا ہے، اور اسی لئے امام احمد بن حنبل ایک قاعدے کے طور پر فرماتے ہیں: حماد بن سلمة إذا روى عن الصغار خطأ وأشار إلى روايته عن داود بن أبي هند ترجمہ: حماد بن سلمہ جب اپنے صغار (شیوخ) سے روایت کریں تو غلطی کر جاتے ہیں، امام احمد نے اس قول سے ان کی داؤد بن ابی ہند سے روایت کی طرف اشارہ کیا تھا (شرح علل الترمذی: 783/2)۔

یعنی حماد بن سلمہ اگر اپنے کبار شیوخ سے روایت کریں جیسے ثابت، حمید، اور ابن زیاد وغیرہ تو ان کی حدیث صحیح بلکہ اصح ترین ہوتی ہے، اور جب اپنے صغار شیوخ سے روایت کریں تو ان میں غلطی کرتے ہیں۔ اور ان دونوں کے درمیان میں وہ شیوخ ہیں جو امام حماد کے کبار شیوخ میں شمار ہوتے ہیں لیکن خاص ان کی روایت پر کلام نہیں کیا گیا۔ اور یہی ہماری اگلی ہیڈنگ کا موضوع ہے۔

البتہ یاد رہے کہ امام احمد کے اس قول میں صغار شیوخ سے مراد تمام صغار شیوخ مراد نہیں ہے بلکہ صرف بعض صغار شیوخ مراد ہیں جن سے خاص حماد کی روایت پر کلام کیا گیا ہے۔ اور وہ کلام بھی کس نوعیت کا ہے ہم آگے دیکھیں گے۔

### وہ شیوخ جن سے حماد کی روایت پر کوئی کلام نہیں کیا گیا:

امام احمد کے مذکورہ قول کہ جب حماد صغار سے روایت کریں تو غلطی کرتے ہیں، اس میں ان کے وہ صغار شیوخ شامل ہیں جن سے حماد کی روایت پر کلام کیا گیا ہے، ان کے علاوہ جو باقی شیوخ ہیں خصوصاً ان کے کبار شیوخ جن سے حماد کی روایت پر کوئی کلام نہیں کیا گیا جیسے ابوالزبیر، سماک بن حرب، عاصم الاحول، وغیرہ۔ وہ سب اس قسم میں شامل ہیں۔ اس قول سے یہ ظاہر ہوتا ہے حماد کی ان سے روایت صحیح ہوگی کیونکہ غلطی کی نسبت محض ان کے چند صغار شیوخ کی روایت کی طرف ہے۔

جہاں تک سوال ہے ان شیوخ کا جن سے ان کی روایت پر کلام کیا گیا ہے تو اس کے حکم پر اختلاف ہے۔

## ان تمام اقسام کے شیوخ سے حماد کی روایت کا حکم:

اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ امام حماد بن سلمہ کی حدیث کے اپنے شیوخ کے اعتبار سے تین مراتب ہیں:

1- اصح ترین: حماد جب اپنے کبار شیوخ سے روایت کریں جن سے ان کا خاص ساتھ رہا جیسے ثابت، حمید، علی بن زید، محمد بن زیاد، اور عمار بن ابی عمار، تو ان کی روایت اصح ترین ہوگی اور اس میں کوئی ان کی مخالف بھی کرے تو قول حماد کا ہی لیا جائے گا۔

2- صحیح: ان شیوخ کے بعد حماد کے وہ کبار شیوخ آتے ہیں جن سے حماد کی روایت پر کوئی کلام نہیں کیا گیا، تو ایسی روایتیں حماد کی مطلق توثیق کی بنا پر صحیح کہلائیں گی۔ اور ویسے بھی حماد بن سلمہ اکثر اپنے شیوخ کی روایات لکھ لیا کرتے تھے اور لکھی ہوئی احادیث کا ضبط زبانی احادیث سے زیادہ اچھا ہوتا ہے، چنانچہ امام احمد سے پوچھا گیا: حماد نے سماک بن حرب سے کہاں لکھا؟ تو فرمایا: بواسطہ، وکتب عن حماد بن ابی سلیمان، وعاصم بن بھدلة بالبصرة، وقدم علیہم ترجمہ: حماد نے ان سے واسطہ میں لکھا، اور انہوں نے حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بھدلة سے بصرہ میں لکھا اور ان کی طرف تشریف لائے (الکامل لابن عدی: 3/37)۔

اور حماد کی سماک بن حرب سے روایت کے بارے میں امام احمد سے منقول ہے کہ: جعل یثبتہ انہوں نے اسے پختہ قرار دیا ہے۔ (ایضاً) اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایسے باقی تمام شیوخ سے ان کی روایت صحیح ہوتی ہے۔

3- حسن: ان دونوں قسم کے شیوخ کے بعد حماد کے وہ صغار شیوخ آتے ہیں جن سے خاص حماد کی روایت پر کلام کیا

گیا۔ اور ان سے روایت کے حکم پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ اگرچہ ان شیوخ سے ان کی روایت پر کلام کیا گیا ہے

لیکن جیسا کہ معلوم ہے کہ خطا کے بھی درجات ہوتے ہیں: ایک ہوتا ہے کثرت سے خطا کرنا، ایک ہوتا

ہے بہت کم خطا کرنا۔ اب فیصلہ یہ کرنا ہے کہ حماد ان شیوخ کی روایت میں کثیر الخطاء تھے یا قلیل الخطاء۔ اگر ان

کی خطائیں کثیر تھیں تو ان شیوخ سے ان کی روایت ضعیف ہوگی، اور اگر ان کی خطائیں قلیل تھیں تو ان کی روایت حسن ہوگی۔ اور اس پر حفاظ کے دو قول ہیں:

- ایک قول کے مطابق ان شیوخ سے حماد کثیر الخطاء تھے اور ان میں امام مسلم، اور یعقوب بن شبیبہ شامل ہیں۔
- دوسرے قول کے مطابق ان شیوخ سے حماد قلیل الخطاء تھے اور اس قول کو ابن سعد نے اختیار کیا ہے کیوں کہ انہوں نے فرمایا: کان ثقة، کثیر الحدیث، وربما حدث بالحدیث المنکر یعنی وہ کبھی کبھار منکر حدیث روایت کر دیتے تھے۔ اور یہ ان کی قلت خطاء پر دلالت کرتا ہے۔

امام احمد کا بھی یہی قول ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا: حماد بن سلمة إذا روى عن الصغار أخطأ اور اسی طرح انہوں نے فرمایا: ضاع كتابه عنه فكان يحدث من حفظه في خطيء اور یہ الفاظ قلت خطاء پر دلالت کرتے ہیں۔

امام یحییٰ بن معین بھی اسی قول کے حامی ہے کیونکہ انہوں نے قتادہ سے روایت کرنے والے رواۃ کے بارے میں فرمایا: همّام في قتادة، أحبُّ إليَّ من أبي عوانة، همّام، ثم أبو عوانة، ثم أبان العطار، ثم حمّاد بن سلمة ترجمہ: قتادہ سے روایت میں ہمام مجھے ابو عوانہ سے زیادہ محبوب ہیں۔ پہلے ہمام، پھر ابو عوانہ، پھر ابان العطار، پھر حماد بن سلمہ (الجرح والتعديل: 9/109)۔ جبکہ حماد کی قتادہ سے روایت پر بھی کلام کی گیا ہے۔

اسی طرح امام ابن عدی کا بھی یہی قول ہے کیونکہ انہوں نے حماد کی قیس، قتادہ، و دیگر تمام شیوخ سے روایات کو صحیح و حسن کہا ہے۔

اسی طرح امام دارقطنی حماد بن سلمہ کی عمرو بن دینار سے روایت کے متعلق فرماتے ہیں: المقدم في عمرو بن دينار، إسماعيل بن جعفر، وحماد بن سلمة ربما يسهو ترجمہ: عمرو بن دینار کی روایت میں اسماعیل بن جعفر مقدم ہیں، اور حماد بن سلمہ سے (ان کی روایت میں) کبھی کبھار سہو ہو جاتا تھا (سؤالات السلمي: 227)۔

یہ الفاظ بھی قلت پر دلالت کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ ابن حبان، ابن خزیمہ، ذہبی، ابن حجر اور دیگر تمام شیوخ کا یہی موقف ہے۔ لہذا ان شیوخ سے امام حماد کی روایت عدم مخالفت کی صورت میں حسن ہوگی۔

اور یہ جو امام مسلم نے انہیں ان شیوخ کی روایت میں کثیر الخطا بتایا ہے تو ہو سکتا ہے کہ یہ کثرت نسبی ہو، اور امام مسلم کا انہیں حماد بن زید، عبد الوارث اور دیگر ثقہ حفاظ کی حدیث کی نسبت کثیر الخطا بتانا مقصود ہو۔ اور اس قول کے سیاق سے بھی یہی لگتا ہے کیونکہ امام مسلم نے اس کے فوراً بعد ان حفاظ کی حدیث کا ذکر کیا ہے۔

### تلامذہ کے اعتبار سے حماد کی روایت کے درجات:

جس طرح امام حماد اپنے بعض شیوخ کی روایت کے سب سے بڑے محافظ تھے اور بعض شیوخ میں آپ غلطی کرتے تھے۔ اسی طرح آپ کے تلامذہ میں بھی بعض لوگ تھے جو آپ کی حدیث میں سب سے زیادہ پختہ تھے۔ پس آپ کے تلامذہ کی دو اقسام ہیں:

اول: جنہوں نے آپ کے نسخوں سے روایت کیا۔

دوم: جنہوں نے آپ کی تصانیف سے روایت کیا۔

ان میں پہلی قسم زیادہ قوی ہے۔

چنانچہ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: من سمع من حماد بن سلمة الأصناف ففيها اختلاف، ومن سمع من حماد بن سلمة نسخاً فهو صحيح ترجمہ: جس نے حماد بن سلمہ سے تصانیف کے ذریعے سنا اس میں اختلاف ہے، اور جس نے حماد بن سلمہ سے (ان کے شیوخ کے) نسخوں کے ذریعے سنا تو وہ صحیح ہے (شرح علل الترمذی: 2/784) (تہذیب الکمال: 7/262-263)۔

نسخوں سے مراد حماد کی وہ تمام روایتیں ہیں جو انہوں نے اپنے ہر شیخ سے علیحدہ علیحدہ سنیں، یعنی ایک شیخ کی تمام روایتیں ایک جگہ ہونا۔ جبکہ اصناف سے مراد وہ کتب مصنفہ ہیں جن میں تمام شیوخ کی روایات ایک ساتھ اور ملی جلی ہوتی ہیں جیسے عام کتب حدیث میں ہوتا ہے۔

چونکہ نسخوں سے روایت کرنا روایت کے ضبط و حفاظت کے لئے آسان ہے اس لئے نسخوں سے روایت کرنے والے تلامذہ کی روایت اولیٰ واضح ہے۔

اسی لئے حماد کے بعض تلامذہ کی ان سے روایت زیادہ بہتر اور صحیح سمجھی جاتی ہے، اگرچہ روایت کی صحت کا دار و مدار راوی کی ثقاہت و ضبط پر ہوتا پھر چاہے وہ نسخوں سے روایت کرے یا تصانیف سے، لیکن اس تقسیم کے سبب امام حماد کے بعض تلامذہ کو ان کی روایت میں فوقیت دی جاسکتی ہے۔

چنانچہ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: من أراد أن يكتب حديث حماد بن سلمة، فعليه بعفان بن مسلم ترجمہ: جو کوئی بھی حماد بن سلمہ کی حدیث لکھنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ عفان بن مسلم کا دامن تھامے (شرح علل الترمذی: 2/707)۔

اسی طرح امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: أثبت أصحاب حماد بن سلمة ابن مهدي، وابن المبارك، وعبد الوهاب الثقفي ترجمہ: حماد بن سلمہ کے سب سے پختہ اصحاب: عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن المبارک، اور عبد الوہاب الثقفی ہیں (شرح علل الترمذی: 2/707)۔

اور امام احمد بن صالح العجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: أثبت الناس في حماد عفان وبهر وحبان بن هلال ترجمہ: حماد کی حدیث میں سب سے زیادہ پختہ عفان، بہر، اور حبان بن ہلال ہیں (اکمال تہذیب الکمال: 4/144)۔  
اور اسی طرح حجاج بن منہال اور موسیٰ بن اسماعیل وغیرہ بھی ان میں شامل ہیں۔

## حماد کے تغیر حفظ کے اعتبار سے ان کی حدیث کے درجات:

حماد بن سلمہ کا حافظہ آخر عمر میں متغیر ہو گیا تھا۔ چنانچہ جس نے آپ سے تغیر حفظ سے پہلے سنا اس کی روایت بعد میں سننے والے سے بہتر اور زیادہ قوی ہے۔

- امام ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میرے والد امام ابو حاتم الرازی سے ابو الولید (ہشام بن عبد الملک) اور حجاج بن منہال کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: أبو الولید عند الناس اکثر کان یقال سماعہ من حماد بن سلمة فیہ شیء کأنہ سمع منہ باخرة، وکان حماد ساء حفظہ فی آخر عمرہ ترجمہ: ابو الولید لوگوں کے نزدیک مکثر ہے کہا جاتا ہے کہ ان کے حماد بن سلمہ سے سماع میں کچھ ہے گویا کہ انہوں نے ان سے آخر میں سنا ہے، اور حماد کا حافظہ آخر عمر میں کمزور ہو گیا تھا (الجرح والتعمیل: 66/9)
- امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حماد بن سلمة ساء حفظہ فی آخر عمرہ , فالحفاظ لا یحتجون بما یخالف فیہ ترجمہ: حماد بن سلمہ کا حافظہ آخر عمر میں کمزور ہو گیا تھا، اسی لئے حفاظ ان کی اس حدیث سے حجت نہیں لیتے جس میں انہوں نے مخالفت کی ہو (السنن الکبری للبیہقی: 4/158)۔
- حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تغیر حفظہ بأخرة ترجمہ: ان کا حافظہ آخری عمر میں کمزور ہو گیا تھا (تقریب التہذیب: 1507)۔

جبکہ امام یحییٰ بن معین ان کے تغیر حفظ کا انکار کیا ہے۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں: حدیث حماد بن سلمة فی أول أمرہ، وآخر أمرہ واحد ترجمہ: حماد بن سلمہ کی حدیث ان کے اول اور آخر امر میں ایک جیسی ہی ہے (تاریخ ابن معین رواية الدورى: 4/312)۔

امام یحییٰ بن معین کی بات زیادہ قوی لگتی ہے کیونکہ آپ رجال کے معاملے میں ابو حاتم سے زیادہ بڑے عالم ہیں۔ جبکہ بیہقی اور ابن حجر نے محض ابو حاتم کی پیروی کرتے ہوئے ایسا کہا ہے۔

اور ممکن ہے کہ امام حماد بن سلمہ سے جو قیس بن سعد کی کتاب ضائع ہو گئی اس وجہ سے امام ابو حاتم نے کہہ دیا ہو کہ وہ متغیر ہو گئے۔

اور اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ آخر عمر میں ان کا حافظہ کمزور ہوا تھا تو بھی ان کا حافظہ اتنا کمزور نہیں ہوا تھا کہ ان کی حدیث ضعیف ہو جائے بلکہ امام بیہقی خود اپنے قول میں فرماتے ہیں: **فالحفاظ لا يحتجون بما يخالف فيه** ترجمہ: چنانچہ حفاظ ان کی اس حدیث سے حجت نہیں لیتے جس میں وہ مخالفت کریں۔ یعنی اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ اگر کسی حدیث میں وہ مخالفت نہ کریں تو وہ حدیث قابل حجت ہوگی۔ اس قول سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے حافظہ کی کمزوری اتنی شدید نہیں تھی کہ ان کی حدیث کو ضعیف بنا دے۔

اور اسی لئے ان کی حدیث پر ایک عمومی اور ہر حالت پر مشتمل حکم لگاتے ہوئے، امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **ينحط حديثه عن رتبة الحسن ترجمہ: ان کی حدیث حسن درجے سے نیچے نہیں گرتی۔ (سير أعلام النبلاء: 446/7)۔**

امام بیہقی کتاب الخلافات میں کہتے ہیں: **أما مسلم فإنه اجتهد وأخرج من حديثه عن ثابت ما سمع منه قبل تغيره ترجمہ: مسلم نے اجتہاد کرتے ہوئے حماد کی انہی احادیث کو روایت کیا جو انہوں نے ثابت سے تغیر حفظ سے پہلے روایت کیں (إكمال تهذيب الكمال: 4/145)۔**

چنانچہ اگر انہیں تغیر حفظ ہوا بھی تھا تو درج ذیل لوگوں کی روایت ان سے قبل از تغیر کی ہے، کیونکہ ان کے ذریعے امام مسلم نے اپنی صحیح میں حماد بن سلمہ کی روایات لی ہیں:

عفان بن مسلم، الحسن بن موسی الاشیب، شیبان بن فروخ، عبد الرحمن بن مہدی، یزید بن ہارون، ہدبہ (ہداب) بن خالد الازدی، یحییٰ بن سعید القطان، بھز بن اسد، سلیمان بن حرب، عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب القعنبی، عبد الاعلیٰ بن

حماد، بشر بن السري، اسحاق بن عمر بن سليط، يونس بن محمد المؤدب، ابو عثمان سعيد بن عبد الجبار البصري، اور ابو نصر التمار۔

چنانچہ ان تلامذہ کی حماد سے روایت صحیح ہوگی۔ جبکہ دیگر تلامذہ جنہوں نے حماد سے تغیر کے بعد سنا، ان کی حماد سے روایت حسن درجے کی ہوگی۔

ان میں سے شعبہ بن حجاج، اور ابن جریج مستثنیٰ ہیں کیونکہ اگرچہ امام مسلم نے ان کے ذریعے حماد کی کوئی روایت نقل نہیں کی لیکن یہ شیوخ عمر میں حماد سے بڑے ہیں اور ان کی وفات سے پہلے فوت ہوئے اس لئے ان کا حماد کے تغیر کے بعد روایت کرنا ممکن نہیں ہے۔

اسی طرح عبد اللہ بن المبارک، عبد الوہاب الثقفی، اور حبان بن ہلال بھی اس اصول سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ ان کا شمار حماد کے اثبات اصحاب میں ہوتا ہے جن کی حماد سے روایت صحیح ترین ہوتی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کی روایت حماد سے صحیح ترین بھی کہلائے اور تغیر کے بعد بھی شمار ہو؟ لہذا ان شیوخ کی روایت بھی حماد سے قبل از تغیر ہی شمار کی جائے گی۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں مضمون (تحقیق القول فی حدیث حماد بن سلمۃ للشیخ عبد اللہ السعد)

## خلاصہ کلام:

اس ساری بحث کا خلاصہ یہی ہے کہ حماد بن سلمہ کی حدیث کسی بھی حالت میں ہو یعنی آپ کے کسی بھی شیخ سے ہو اور کسی بھی تلمیذ سے ہو، اور کسی بھی حالت میں ہو (یعنی تغیر سے پہلے ہو یا تغیر کے بعد)، ہر حالت میں آپ کی حدیث حسن درجے سے نیچے نہیں گرتی۔



اسی کے ساتھ اگر آپ کی حدیث آپ کے کبار شیوخ سے ہو جیسے ثابت، حمید، محمد بن زیاد، اور عمار بن ابی عمار تو واضح ترین ہوتی ہے، جبکہ دیگر کبار شیوخ سے آپ کی روایت صحیح محض ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ صغار شیوخ جیسے قیس بن سعد، زیاد الاعلم، اور داؤد بن ابی ہند وغیرہ سے آپ کی حدیث حسن ہوتی ہے۔

جبکہ آپ کے تلامذہ میں سے عفان بن مسلم، عبد الرحمن بن مہدی، یحییٰ بن سعید القطان، عبد اللہ بن المبارک، بہز بن اسد، عبد الوہاب الثقفی، اور حبان بن ہلال وغیرہ آپ کے اثبت ترین اصحاب میں شمار کیے جاتے ہیں۔

جبکہ دیگر چند رواۃ جن کے زریعے مسلم نے آپ سے روایت کی ہے ان کی روایت بھی آپ سے صحیح ہوتی ہے کیونکہ ان رواۃ نے آپ سے قبل از تغیر سنا ہے۔ اور جن رواۃ نے آپ سے بعد از تغیر سنا ہے ان کی روایت بھی کم سے کم حسن ہوتی ہے۔

## تشبیہ: کیا امام حماد بن سلمہ کی کتب میں الحاق ہوا تھا؟

بعض لوگوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ حماد بن سلمہ کا ایک (ربیب یعنی) سوتیلایٹا تھا جو ان کی کتب میں الحاق یعنی رد و بدل کیا کرتا تھا جبکہ بعض جگہ ریب حماد تبدیل ہو کر زید بن حماد بن گیا ہے دیکھیں لسان المیزان (2/506)۔ امام حماد پر اس جھوٹی تہمت کا دار و مدار مندرجہ ذیل روایت پر ہے:

امام ذہبی نقل کرتے ہیں کہ: الدولابی، حدثنا محمد بن شجاع ابن الثلجی، حدثني إبراهيم بن عبد الرحمن ابن مهدي، قال: كان حماد بن سلمة لا يعرف بهذه الأحاديث - يعني التي في الصفات - حتى خرج مرة إلى عبادان، فجاء وهو يرويها، فلا أحسب إلا شيطانا خرج إليه من البحر، فألقاها إليه. ترجمہ: دولابی نے کہا کہ محمد بن شجاع ثلجی نے ہمیں روایت کیا، کہ ابراہیم بن عبد الرحمن بن مہدی نے ہمیں روایت کیا اور کہا کہ حماد بن سلمہ ان احادیث کی روایت کے ساتھ معروف نہیں

تھے۔ یعنی اللہ کی صفات والی روایات۔ حتیٰ کہ ایک دفعہ آپ عبادان کے پاس گئے اور واپس آئے تو ان کی روایت کرنے لگے، مجھے لگتا ہے کہ کوئی شیطان ہی سمندر سے ان کی طرف آیا اور ان روایات کو ان کی طرف پھینک دیا۔  
(میر: ان الاعتدال: 1/593)

اس کے بعد ابن ثلجی کہتا ہے: فسمعت عباد بن صہیب يقول إن حماداً كان لا يحفظ، وكانوا يقولون إنها دست في كتبه، وقد قيل: إن ابن أبي العوجاء كان ريبه فكان يدس في كتبه» ترجمہ: میں نے عباد بن صہیب کو کہتے سنا کہ حماد حفظ نہیں کیا کرتے تھے، اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ روایتیں حماد کی کتب میں الحاق کی گئی تھیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ حماد کا ایک ریب ابن ابی العوجاء نامی تھا جو ان کی کتب میں رد و بدل کیا کرتا تھا۔

اس کے جواب میں امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قلت: ابن الثلجي ليس بمصدق على حماد وأمثاله وقد اتهم. نسأل الله السلامة ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ ابن ثلجی حماد اور ان جیسے لوگوں کے بارے میں سچا نہیں تھا اور اس پر جھوٹ کی تہمت لگائی گئی ہے، آپ اللہ سے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

اس کے بعد ذہبی العصر علامہ معلی الیمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ابن ثلجی بشر المریسی کے پیروکاروں میں سے تھا، وہ ایک گمراہ جہمی اور سنت اور سنت والوں کے دشمنوں میں سے تھا۔ اس نے ایک دفعہ امام احمد بن حنبل کے بارے میں کہا تھا کہ: عند أحمد ابن حنبل كتب الزندقة ترجمہ: احمد بن حنبل کے پاس زندیق لوگوں کی کتب ہیں۔ اور اس نے اپنی وصیت میں لکھا تھا کہ اس کی چیزیں صرف اسی کو دی جائیں جو قرآن کو مخلوق مانتا ہو۔ کسی نے بھی اسے ثقہ نہیں کہا ہے بلکہ سب نے اسے مستہم اور کذاب ہی قرار دیا ہے۔

امام ابن عدی فرماتے ہیں: کان یضع أحادیث فی التشبیہ وینسبها إلی أصحاب الحدیث یشلبهم بذلك ترجمہ: وہ (اللہ کی صفات) میں تشبیہ والی احادیث کو گھڑتا اور انہیں اصحاب حدیث کی طرف منسوب کر دیتا تھا، اور ان کے ذریعے انہیں بدنام کرتا تھا۔

اسی طرح امام زکریا الساجی، ابوالفتح الازدی، موسی بن القاسم الاشیب، اور الجوزجانی وغیرہ نے بھی اسے کذاب اور خبیث کہا ہے۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: مبتدع صاحب ہوی۔ اور جہاں تک اس کے فقہ میں توسع اور صاحب عبادت ہونے کی بات کی ہے تو یہ اس سے اس کے کذاب اور وضاع ہونے والی بات کو رد نہیں کرتی۔ اور پھر اس روایت کا کذب بھی بالکل واضح ہے۔

ابراہیم بن عبد الرحمن بن مہدی کے والد یعنی امام عبد الرحمن بن مہدی 135ھ میں پیدا ہوئے تو اس حساب سے اندازہ لگایا جائے تو ابراہیم کب پیدا ہوئے ہوں گے؟ اور ابن ثلجی خود اپنے بقول 181ھ میں پیدا ہوا ہے تو کیا لگتا ہے کہ اس نے ابراہیم سے کب سنا ہوگا؟ تہذیب التہذیب میں قیس بن الربیع کے ترجمہ میں ابن المدینی کی ابراہیم سے ایک روایت ہے جو اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ وہ اپنے والد کی وفات بعد تک زندہ تھے اور ان کے والد 198ھ میں فوت ہوئے۔ تو اگر ابراہیم 200ھ میں بھی فوت ہوئے ہوں تو وہ پیدا کب ہوئے ہوں گے؟ جبکہ امام خلیلی نے فرمایا ہے کہ جب وہ فوت ہوئے تو ابھی جوان ہی تھے۔ یعنی وہ کم عمر میں فوت ہو گئے تھے۔ اور حماد بن سلمہ 167ھ میں فوت ہوئے۔

یہ بحث اس بات کی مقتضی ہے کہ حماد بن سلمہ کی وفات کے وقت ابراہیم یا تو بہت چھوٹے بچے تھے یا ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ تو پھر انہوں نے حماد بن سلمہ کی صحبت کب اور کیسے اختیار کی؟ یہاں تک کہ ان کی احادیث سے بھی اتنی اچھی طرح واقف ہو گئے کہ ان کو اس بات کا بھی علم ہو گیا کہ وہ یہ احادیث صفات عبادان کے پاس جانے پہلے روایت نہیں کیا کرتے تھے۔

اور ان کو کیسے اس عظیم امر کا علم ہو گیا جبکہ خود ان کے والد کو اس کا پتہ نہیں تھا اور نہ ہی حماد اور ان کے ہم عصر ساتھیوں اور کبار ائمہ کو اس کا کوئی علم تھا؟ جبکہ وہ سب اس کے برعکس حماد کی تعریف میں یک زبان ہیں۔ (اَنظَر التَّنْكِيلَ بِمَافِي تَأْنِيْبِ الْكُوْثَرِيِّ مِنَ الْاَبَاطِيْلِ: 1/454-455)

لہذا اس جھوٹے اور من گھڑت قول کی طرف کوئی توجہ نہیں دینی چاہیے۔ یہ محض امام حماد بن سلمہ کی احادیث میں شک ڈالنے کا ایک ذریعہ ہے۔

## حماد بن سلمہ مسلمانوں کے امام ہیں:

حماد بن سلمہ اہل سنت والجماعت کے کبار ائمہ میں سے ہیں، جن کے اقوال اور سیرت ہمارے لئے ایک بہترین مثال ہیں۔

- حجاج بن منہال رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کان من أئمة الدين ترجمہ: حماد بن سلمہ دین کے ائمہ میں سے تھے (الکامل لابن عدي: 3/39)۔
- جبکہ امام عفان بن مسلم رحمہ اللہ انہیں امیر المؤمنین یعنی مؤمنین کے امیر کہتے تھے (ایضاً)۔
- اور امام وہیب بن خالد الباہلی (المتوفی 165) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کان حماد بن سلمة سيدنا وكان حماد أعلمنا ترجمہ: حماد بن سلمہ ہمارے سردار اور ہم میں سب سے بڑے عالم تھے۔ (الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 3/141)
- اسی طرح امام ابو نعیم الاصبہانی رحمہ اللہ حماد کے بارے میں فرماتے ہیں: الْمُجْتَهِدُ فِي الْعِبَادَةِ الْمَعْدُودُ فِي الْإِمَامَةِ ترجمہ: وہ عبادت میں جدوجہد کیا کرتے تھے، اور ائمہ میں گنے جاتے تھے (حلیۃ الأولیاء: 6/249)۔
- امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هو من أئمة المسلمين ترجمہ: وہ مسلمانوں کے ائمہ میں سے تھے (الکامل: 3/64)۔

- امام ابو بکر البیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هو أحد أئمة المسلمين ترجمہ: وہ مسلمانوں کے ائمہ میں سے ایک تھے (مختصر الخلفاء للبیہقی: 1/463)۔
- امام ابو عبد اللہ الحاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: إن حماد بن سلمة إمام ترجمہ: یقیناً حماد بن سلمہ امام ہیں (المستدرک: 1/105 ج 135)۔
- ابو الفضل محمد بن طاہر المقدسی المعروف بابن القیسرانی (المتوفی 507) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وإجماع أئمة النقل علي ثقته وإمامته ترجمہ: ائمہ نقل کا ان کی توثیق اور امامت پر اجماع ہے۔ (شروط الأئمة الستة لابن القیسرانی: ص 19)
- اور امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الإمام الحافظ شيخ الإسلام (تذكرة الحفاظ: 1/151)

## حماد بن سلمہ، علماء کی نظر میں:

- امام عبد الرحمن بن مہدی فرماتے ہیں کہ امام سفیان الثوری نے حماد بن سلمہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یا أبا سلمة ما أشبهك إلا برجل صالح قال من هو قال عمرو بن قيس الملائي ترجمہ: اے ابو سلمہ تم ایک صالح شخص کے مشابہ ہو۔ پوچھا کون؟ تو فرمایا: عمرو بن قیس الملائی۔ (الکامل: 3/42)
- امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لم أرَ أحداً مثل حماد بن سلمة، ومالك بن أنس، كأننا يحتسبان في الحديث ترجمہ: میں نے حماد بن سلمہ اور مالک بن انس جیسا کوئی نہیں دیکھا، وہ دونوں حدیث میں ہی مطمئن و مکلف تھے۔ (التاریخ الکبیر للبخاری: 3/22)
- اسحاق بن الطباع فرماتے ہیں کہ امام سفیان بن عیینہ (المتوفی 198) رحمہ اللہ نے فرمایا: العلماء ثلاثة: عالم بالله وبالعلم، وعالم بالله ليس بعالم بالعلم، وعالم بالعلم ليس بعالم بالله. قال ابن الطباع: الأول كحماد بن سلمة، والثاني مثل أبي الحجاج العابد، وعالم بالعلم ليس بعالم الله أبو يوسف وأستاذه ترجمہ: علماء تین قسم کے ہوتے ہیں: (1) جو اللہ اور علم دونوں کو جانتا ہو، (2) جو اللہ کو جانتا

ہو لیکن علم سے خالی ہو، (3) اور جو صرف علم کو جانتا ہے مگر اللہ کو نہیں جانتا۔ ابن الطباع کہتے ہیں: پہلی قسم کی مثال حماد بن سلمہ ہیں، دوسری قسم کی مثال ابو الحجاج العابد ہے، اور تیسری قسم کی مثال ابو یوسف اور ان کے استاد (یعنی ابو حنیفہ) ہیں۔ (الکامل: 3/40، ومیزان الاعتدال: 1/592)

• امام خالد بن الحارث البصری (المتوفی 186) رحمہ اللہ سے حماد بن سلمہ اور سعید بن ابی عروبہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: حماد أحسنهما حدیثا وأثبتهما لزوماً للسنّة ترجمہ: حماد ان دونوں میں زیادہ اچھی حدیث والے، اور زیادہ پختہ اور سنت کو لازم پکڑنے والے ہیں (الکامل: 3/37)۔ اور یہی قول امام یحییٰ بن سعید القطان کا بھی ہے۔

• امام یحییٰ بن الضریس سے پوچھا گیا: حماد بن سلمة أحسن حدیثا أو الثوري؟ ترجمہ: حماد بن سلمہ کی حدیث زیادہ اچھی ہے یا سفیان الثوری کی؟ تو فرمایا: حماد أحسن حدیثا ترجمہ: حماد کی حدیث زیادہ اچھی ہے۔ (الجرح والتعديل: 3/141-142)

تنبیہ: یہ محض ایک مبالغہ ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حدیث کے معاملے میں عمومی طور پر سفیان کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے یحییٰ بن الضریس کی مراد حماد کی ثابت اور حمید سے مروی حدیث ہو۔

• امام علی المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: من تكلم في حماد بن سلمة فاتهمه على الإسلام ترجمہ: جو کوئی بھی حماد بن سلمہ پر طعن و تشنیع کرے اس کے اسلام کو مشتبہ سمجھو۔ (الکامل: 3/38، وتہذیب الکمال: 263/7)

• یہی قول امام احمد بن حنبل کا بھی ہے (تذکرۃ الحفاظ: 1/151) اور امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: حمادُ بنُ سلمة من خيار عباد الله الصالحين، ومن جمع من السنة ما جمع! وقال أيوب: هاتوا مثل فتاناً حمادٍ ترجمہ: حماد بن سلمہ اللہ کے نیک اور صالح بندوں میں سے تھے، اور ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے سنت میں سے وہ جمع کیا جو انہوں نے کیا، اور امام ایوب السختیانی نے فرمایا: ہمارے اس لڑکے حماد جیسا کوئی ڈھونڈ کے لاؤ۔ (المعرفة والتاريخ: 2/195)

- امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أَقْرَانِ حَمَّادٍ مِثْلَهُ بِالْبَصَرَةِ فِي الْفَضْلِ وَالْدِّينِ وَالْعِلْمِ وَالنَّسْكِ وَالْجَمْعِ وَالْكِتَابَةِ وَالصَّلَاةِ فِي السَّنَةِ وَالْقَمْعِ لِأَهْلِ الْبِدْعَةِ وَلَمْ يَكُنْ يَثْلُبُهُ فِي أَيَّامِهِ إِلَّا قَدْرِي أَوْ مُبْتَدِعُ جَهْمِي لَمَا كَانَ يَظْهَرُ مِنَ السَّنَنِ الصَّحِيحَةِ الَّتِي يَنْكَرُهَا الْمُعْتَزَلَةُ تَرْجَمَهُ: بصرہ میں حماد کے ہم عصر لوگوں میں فضل، دین، علم، نسک، جمع، کتابت، سنت میں لگن، اور اہل بدعت کے رد میں ان جیسا کوئی نہیں تھا۔ ان کے زمانے میں کوئی ان کو بُرا بھلا نہیں کہتا تھا سوائے قدری یا مبتدع جہمیوں کے جس کا سبب امام حماد کا ان صحیح سنن و احادیث کو ظاہر کرنا تھا جن کا معتزلہ انکار کرتے ہیں۔  
(الثقات لابن حبان: 6/216-217)

## حماد بن سلمہ القاری:

- امام حماد بن سلمہ نہ صرف حدیث کے ماہر امام تھے بلکہ قرآن اور اس کی قراءت میں بھی امتیازی مقام کے حامل تھے۔
- امام ابوالحسن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: يُقَالُ: إِنَّ عِنْدَهُ أَلْفَ حَدِيثٍ حَسَنٍ لَيْسَ عِنْدَ غَيْرِهِ، وَكَانَ لَا يَحْدُثُ حَتَّى يَقْرَأَ مِائَةَ آيَةٍ نَظْرًا فِي الْمَصْحُفِ تَرْجَمَهُ: کہا جاتا ہے کہ ان کے پاس ہزار ایسی اچھی احادیث تھیں جو اور کسی کے پاس نہیں تھیں، اور آپ حدیث کی روایت شروع نہیں کرتے تھے جب تک آپ مصحف سے 100 آیات کی قراءت نہ کر لیتے۔ (الثقات للعلی: 1/131)
- یہاں تک کہ امام عفان بن مسلم فرماتے ہیں: قَدْ رَأَيْتُ مَنْ هُوَ أَعْبَدُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَكِنْ مَا رَأَيْتُ أَشَدَّ مُوَاطَبَةً عَلَى الْخَيْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ تَرْجَمَهُ: میں نے حماد بن سلمہ سے بھی زیادہ عبادت کرنے والوں کو دیکھا ہے لیکن میں نے ان سے زیادہ کسی کو نیکی اور قراءت القرآن پر ثابت قدم و مستقل نہیں دیکھا۔  
(حلیۃ الأولیاء: 6/250)
- اور امام ابن عدی نے انہیں بصرہ کا قاری قرار دیا ہے (الکامل: 3/59)۔

- امام حماد قرآن کے محض قاری ہی نہیں بلکہ اس کی قراءت کے راوی بھی تھے، اور آپ نے قرآن کی قراءت کو قراءت کے دو عظیم ائمہ سے اخذ کیا تھا، چنانچہ امام ذہبی فرماتے ہیں: قَدْ رَوَى الْحُرُوفَ عَنْ: عَاصِمٍ، وَابْنِ كَثِيرٍ. أَخَذَ عَنْهُ الْحُرُوفَ: حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، وَأَبُو سَلَمَةَ التَّبُودَكِيُّ ترجمہ: آپ نے قرآن کی قراءت کو عاصم (بن ابی النجدد الکوفی)، اور ((عبداللہ)) ابن کثیر (الداری) سے اخذ کیا تھا، اور ان سے اسے ان کے دو تلامذہ حرمی بن عمارہ اور ابو سلمہ التبوذکی نے اخذ کیا۔ (سیر أعلام النبلاء: 7/445)
- چنانچہ، شیخ القراء علامہ ابن الجزری رحمہ اللہ نے انہیں اپنی کتاب غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء (1/258) میں ذکر کیا ہے۔

## حماد بن سلمہ النقیہ:

- امام حماد بن سلمہ نے اپنے زمانے میں ہر علم میں مہارت حاصل کر رکھی تھی اور انہیں جن القابات سے محدثین نے نوازا ہے ان میں سے ایک لقب فقیہ کا بھی ہے۔
- چنانچہ امام ذہبی ان کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں: قُلْتُ: وَكَانَ مَعَ إِمَامَتِهِ فِي الْحَدِيثِ إِمَامًا كَبِيرًا فِي الْعَرَبِيَّةِ، فَقِيهًا تَرْجَمَهُ: میں کہتا ہوں کہ حدیث میں ان کی امامت کے ساتھ وہ عربی کے بہت بڑے امام اور اس کے ساتھ فقیہ بھی تھے۔ (سیر أعلام النبلاء: 7/447)
- اسی طرح امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هُوَ مَفْتِي الْبَصْرَةِ وَمُحَدِّثُهَا تَرْجَمَهُ: وہ بصرہ کے مفتی اور وہاں کے محدث تھے (الکامل لابن عدی: 3/59)۔
- امام سعید بن ابی عروبہ بھی ان کی فقاہت کے قائل تھے۔ چنانچہ ابو سلمہ موسیٰ بن اسماعیل التبوذکی فرماتے ہیں کہ ایک شخص سعید بن ابی عروبہ کے پاس آیا اور ان سے ایک ثوب میں نماز پڑھنے کے مسئلے پر سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ان شئت أفيتك أنا، وان شئت أفيتك أبو سلمة يعني حماد بن سلمة ترجمہ: اگر تم



چاہو تو میں تمہیں جواب دے سکتا ہوں، اور اگر تم چاہو تو ابو سلمہ یعنی حماد بن سلمہ سے بھی فتویٰ لے سکتے ہو  
(الکامل لابن عدی: 36/3)۔

- یہاں تک کہ فقیہ خراسان امام عبد اللہ بن المبارک بھی لوگوں کو ان سے فتویٰ لینے کی تلقین کرتے اور انہیں اپنا استاد مانتے تھے۔ چنانچہ، علی بن جریر کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن المبارک سے بصرہ میں چند مسائل پوچھے تو انہوں نے فرمایا: اَنْتَ مَعْلَمِي قُلْتَ وَمَنْ هُوَ قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ترجمہ: میرے استاد کے پاس جاؤ (اور ان سے پوچھو)۔ میں نے کہا، وہ کون ہیں۔ تو فرمایا: حماد بن سلمہ (الکامل: 3/40)۔
- اسی طرح ایک دوسری جگہ امام ابن المبارک فرماتے ہیں: دخلت البصرة فما رأيت أحدا أشبه بمسالك الأول من حماد بن سلمة ترجمہ: میں بصرہ میں داخل ہوا تو حماد بن سلمہ سے زیادہ کسی کو سلف کے مسالک کے مشابہ نہیں پایا (الکامل: 3/41)۔

## حماد بن سلمہ النحوی:

امام حماد بن سلمہ کو ایسے ہی شیخ الاسلام نہیں کہا جاتا بلکہ یہ آپ کے تمام علوم اسلامیہ پر عبور حاصل کرنے کا ہی نتیجہ ہے جو آپ کو یہ لقب دیا جاتا ہے۔ امام حماد بن سلمہ کو حدیث، قرآن، اور فقہ کے ساتھ ساتھ عربیت کا امام بھی کہا جاتا ہے۔

- اسی لئے امام ذہبی رحمہ اللہ ان کے تعارف میں فرماتے ہیں: الإمام، القدوة، شيخ الإسلام، أبو سلمة البصري، النحوي یعنی آپ نحوی بھی تھے۔ (السير: 7/444)

دوسری جگہ فرماتے ہیں: وكان بارعاً في العربية فقيهاً فصيحاً مفوهاً صاحب سنة ترجمہ: وہ عربی کے ماہر، فقیہ، فصیح و بلیغ، اور صاحب سنت تھے (تذكرة الحفاظ: 1/151)۔

اور میزان الاعتدال میں امام ذہبی فرماتے ہیں: كان إماما في العربية فقيها وفصيحا مفوها مقرئا شديدا على المبتدعة، له توليف. ترجمہ: وہ عربیت کے امام تھے، فقیہ تھے، فصیح و بلیغ بولنے والے اور قاری تھے۔ آپ بدعتیوں پر بڑے سخت تھے، اور آپ کی تالیفات بھی ہیں (میزان الاعتدال: 1/592)۔

- اس فن میں آپ کی امامت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس علم کو آپ نے عربیت کے امام، الخلیل بن احمد الفراهیدی رحمہ اللہ سے اخذ کیا، اور اس علم میں آپ کے شاگرد ایک اور عربیت کے عظیم عالم امام النحو، حمۃ العرب عمرو بن عثمان سیبویہ رحمہ اللہ ہیں۔

- علم النحو کے ایک اور امام، یونس بن حبیب الضبی سے پوچھا گیا: أيما أسن أنت أو حماد بن سلمة؟ قال: هو أسن مني ومنه تعلمت العربية ترجمہ: آپ عمر میں زیادہ بڑے ہیں یا حماد بن سلمہ؟ تو فرمایا: حماد مجھ سے عمر میں بڑے ہیں اور انہیں سے میں نے عربیت سیکھی ہے (أخبار النحويين البصريين للسراني: ص 35، وطبقات النحويين واللغويين للزبيدي: ص 51)۔ زبیدی کی روایت کے الفاظ ہیں کہ انہی سے میں نے سب سے پہلے علم النحو سیکھا۔

- امام حماد بن سلمہ طلب حدیث کے ساتھ عربیت سیکھنے کی بھی بڑی سختی سے تلقین کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حماد بن سلمہ فرماتے ہیں: من طلب الحديث ولم يتعلم النحو أو قال العربية فهو كمثل الحمار يعلق عليه مخللة ليس فيها شعير ترجمہ: جس کسی نے حدیث طلب کی اور نحو، یا عربی نہیں سیکھی تو اس کی مثال ایسے گھدے کی طرح ہے جس کے ساتھ تو بڑا لٹکا ہو مگر اس میں دانہ نہ ہو (إيضاح الوقف والابتداء للأنباري: ص 61)۔

- اور ایک جگہ آپ نے فرمایا: من لحن في حديثي كذب علي ترجمہ: جس نے میری حدیث میں اعرابی اور نحوی غلطی کی اس نے مجھ پر جھوٹ بولا (غریب الحديث للخطابي: 1/61)۔

- آپ اتنے فصیح الکلام تھے کہ ابو عمر الجرمی نے فرمایا: ما رأيت فقيها قط أفصح من عبد الوارث إلا حماد بن سلمة. ترجمہ: میں نے کوئی فقیہ نہیں دیکھا جو عبد الوارث سے زیادہ فصیح و بلیغ ہو سوائے حماد بن سلمہ کے (میزان الاعتدال: 1/ 591)۔

## حدیث سے محبت اور رائے سے نفرت:

- امام حماد بن سلمہ کا شمار اہل حدیث علماء میں ہوتا ہے اسی لئے آپ نے ہمیشہ صحابہ، اور تابعین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے آپ کو حدیث تک ہی محدود رکھا اور کبھی اپنی رائے کا استعمال اپنے فتاویٰ میں نہیں کیا۔
- اسی لئے امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لم أرَ أحداً مثل حماد بن سلمة، ومالك بن أنس، كانا يحتسبان في الحديث ترجمہ: میں نے حماد بن سلمہ اور مالک بن انس جیسا کوئی نہیں دیکھا، وہ دونوں حدیث میں ہی مطمئن یا اسی پر اکتفاء کرتے تھے۔ (التاريخ الكبير للبخاري: 3/ 22)
- اور آپ سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ امام ابو حنیفہ پر بکثرت قیاس ارائیاں کرنے پر شدید جرح کیا کرتے تھے۔ دیکھیں (الکامل لابن عدي، ترجمة أبي حنيفة)۔
- اور آپ حماد بن ابی سلیمان امام اہل الرائے کی مجلس میں بیٹھ کر بھی ان کی رائے پوچھنے کی بجائے ان کی حدیث کا سوال کیا کرتے تھے۔ چنانچہ مسلم بن ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ امام حماد بن سلمہ نے فرمایا: كنت أسأل حماد بن أبي سليمان عن أحاديث مسنده والناس يسألونه عن رأيه فكنت إذا جئته قال: لا جاء الله بك ترجمہ: میں حماد بن ابی سلیمان سے ان کی مسند احادیث کا سوال کیا کرتا تھا جبکہ لوگ ان سے ان کی رائے پوچھتے تھے، تو جب میں ان کے پاس پہنچا، انہوں نے کہا، اللہ تمہیں نہ لائے۔ (الکامل:

## اہل بدعت کا شدید رد:

امام حماد ان ائمہ میں سے تھے جنہوں نے اہل سنت والجماعت کو مضبوطی سے پکڑا اور ہر قسم کی بدعت اور اہل بدعت پر شدید رد کیا۔

- چنانچہ شیخ الاسلام عبد اللہ بن محمد بن علی ابواسامیل الانصاری الہروی (المتوفی 481) رحمہ اللہ اپنی کتاب الفاروق میں بیان کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَغْمِزُ حَمَادَ بْنَ سَلْمَةَ فَاتَّخِمْهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنَّهُ كَانَ شَدِيدًا عَلَى الْمُبْتَدِعَةِ تَرْجَمَهُ: اگر تم کسی شخص کو حماد بن سلمہ کی بُرائی کرتا دیکھو تو اس کے اسلام کو مشتبہ سمجھو کیونکہ حماد اہل بدعت کا شدت سے رد کیا کرتے تھے (سیر أعلام النبلاء: 450/7)۔ یعنی حماد بن سلمہ اہل بدعت پر سختی سے رد کیا کرتے تھے اور ہر قسم کی بدعت کے خلاف تھے تو ظاہر ہے کہ کوئی بدعتی ہی ان پر رد کرے گا۔

اسی طرح ایک دوسری جگہ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَرَوَى فِي الرَّدِّ عَلَى أَهْلِ الْبِدْعِ مِنْهُ تَرْجَمَهُ: میں ان سے زیادہ اہل بدعت کے رد پر روایات بیان کرنے والے کو نہیں جانتا (تہذیب الکمال: 259/7)۔

- امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أَقْرَانِ حَمَّادٍ مِثْلَهُ بِالْبَصْرَةِ فِي الْفَضْلِ وَالْدِّينِ وَالْعِلْمِ وَالنَّسْكِ وَالْجَمْعِ وَالْكِتَابَةِ وَالصَّلَاةِ فِي السُّنَّةِ وَالْقَمْعِ لِأَهْلِ الْبِدْعَةِ وَلَمْ يَكُنْ يَثْلُبُهُ فِي أَيَّامِهِ إِلَّا قَدْرِي أَوْ مُبْتَدِعٌ جَهْمِي لَمَا كَانَ يَظْهَرُ مِنَ السُّنَنِ الصَّحِيحَةِ الَّتِي يَنْكَرُهَا الْمُعْتَزَلَةُ تَرْجَمَهُ: بصرہ میں حماد کے ہم عصر لوگوں میں فضل، دین، علم، نسک، جمع، کتابت، سنت میں لگن، اور اہل بدعت کے رد میں ان جیسا کوئی نہیں تھا۔ ان کے زمانے میں کوئی ان کو بُرا بھلا نہیں کہتا تھا سوائے قدری یا مبتدع جہمیوں کے جس کا سبب امام حماد کا ان صحیح سنن و احادیث کو ظاہر کرنا تھا جن کا معتزلہ انکار کرتے ہیں۔ (الثقات لابن حبان: 6/216-217)

- امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کان إماما.... شديدا على المبتدعة ترجمہ: وہ امام تھے۔۔۔ اور اہل بدعت پر شدید رد کیا کرتے تھے (میزان الاعتدال: 1/592)۔

## جہمیہ کا رد:

- شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قلت: وهكذا رأيت الجاحظ فقد شنع على حماد بن سلمة ومعاذ بن معاذ قاضي البصرة، بما لم يشنع به على غيرهما، لأن حمادا كان معتنيا بجمع أحاديث الصفات وإظهارها، ومعاذ لما تولى القضاء رد شهادة الجهمية والقدرية فلم يقبل شهادة المعتزلة، ورفعوا عليه إلى الرشيد، فلما اجتمع به حمده على ذلك وعظمه، فلأجل معاداتهم لمثل هؤلاء الذين هم أئمة في السنة يشنعون عليهم بما إذا حقق لم يوجد مقتضيا لدم ترجمہ: اسی طرح آپ دیکھتے ہیں کہ عمرو بن بحر الجاحظ نے حماد بن سلمہ اور بصرہ کے قاضی معاذ بن معاذ پر اس طرح طعن و تشنیع کی ہے جس طرح اس نے کسی اور پر نہیں کی کیونکہ حماد صفات کی احادیث کو جمع کرنے اور انہیں ظاہر کرنے کے قائل تھے، جبکہ معاذ نے جب قضاء کا عہدہ سنبھالا تو انہوں نے جہمیہ اور قدریہ کی شہادت کو رد کر دیا، اور معتزلہ کی شہادت بھی قبول نہ کی، تو ان لوگوں نے اس معاملے کو خلیفہ وقت ہارون الرشید تک پہنچا دیا، وہ سب جب جمع ہوئے تو ہارون الرشید نے معاذ کے اس عمل پر ان کی تعریف و تعظیم کی، چنانچہ ان جیسے ائمہ سنت کی نفرت کی وجہ سے ہی یہ لوگ ان پر طعن و تشنیع کرتے ہیں جن کی اگر تحقیق کی جائے تو ان میں مذمت کے لائق کوئی چیز نہیں پائی جاتی (الفتاویٰ الکبریٰ لابن تیمیہ: 403/6)۔

- امام ابو نصر السجری رحمہ اللہ کتاب الابانہ میں فرماتے ہیں: أئمتنا كسفيان الثوري ومالك وحماد بن سلمة وحماد بن زيد وسفيان بن عيينة والفضيل وابن المبارك وأحمد وإسحاق متفقون

على أن الله سُبْحَانَهُ بِذَاتِهِ فَوْقَ الْعَرْشِ وَعِلْمُهُ بِكُلِّ مَكَانٍ وَأَنَّهُ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَأَنَّهُ بَغْضَبٍ وَيَرْضَى وَيَتَكَلَّمُ بِمَا شَاءَ تَرْجُمَهُ: ہمارے ائمہ جیسے سفیان الثوری، مالک، حماد بن سلمہ، حماد بن زید، سفیان بن عیینہ، فضیل بن عیاض، عبد اللہ بن المبارک، احمد بن حنبل، اور اسحاق بن راہویہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ سبحانہ اپنی ذات کے ساتھ عرش کے اوپر ہیں، اور ان کا علم ہر جگہ پر ہے، وہ سماء دنیا پر نازل بھی ہوتے ہیں، وہ غصہ بھی ہوتے اور راضی بھی، اور جو چاہتے ہیں کلام کرتے ہیں (کتاب العرش: 2/341، وسیر أعلام النبلاء: 17/656، والعلو للعلی الغفار: ص248)۔

- اسی طرح امام ذہبی سیر میں فرماتے ہیں: وروی عبد العزيز بن المغيرة، عن حماد بن سلمة: أنه حدثهم بحديث نزول الرب عز وجل، فقال: من رأيتموه ينكر هذا، فاتهموه ترجمه: عبد العزيز بن المغيرة حماد بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے لوگوں کو اللہ عز وجل کے نزول کی حدیث بیان کی اور فرمایا: جس کسی کو بھی تم اس کا انکار کرتے دیکھو تو اس پر تہمت لگاؤ (سیر أعلام النبلاء: 7/451، والعلو: ص141، وکتاب العرش: 2/246)۔

## قدریہ کارڈ:

- حجاج بن منہال روایت کرتے ہیں کہ امام حماد بن سلمہ نے ایک قدری سے کہا: اتق الله یعنی اللہ سے ڈرو کیونکہ کہا جاتا ہے کہ وہ یعنی قدری اس امت کے مجوس ہیں (الإبانة الكبرى لابن بطّة: 4/259/1870)۔
- ابو محمد الغنوی فرماتے ہیں: سألت حماد بن سلمة، وحماد بن زید، ويزيد بن زريع، وبشر بن المفضل، والمعتمر بن سليمان عن رجل زعم أنه يستطيع أن يشاء في ملك الله تعالى ما لا يشاء فكلهم قال: كافر مشرك، حلال الدم، إلا معتمرا فإنه قال: الأحسن بالسلطان استتابة ترجمه: میں نے حماد بن سلمہ، حماد بن زید، یزید بن زریع، بشر بن المفضل، اور معتمر بن

سلیمان سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو کہتا ہے کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی کام کرے۔ تو ان سب نے کہا: ایسا شخص کافر و مشرک اور حلال الدم ہے، سوائے معتمر کے اور انہوں نے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ سلطان کے ذریعے اس سے توبہ کروائی جائے (الإبانة: 4/259/1870، والشریعة للآجری: 506/913/2)۔

## زہد و عبادت:

علم و فضل کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام کا ساز ہد و اتقاء اور عبادت و ریاضت تابعین اور اتباع تابعین کی ایک عام خصوصیت تھی؛ چنانچہ حماد بن سلمہ بھی ان صفاتِ ملکوتی کے اعتبار سے اپنے ہم عصروں میں ممتاز تھے، شہاب بن معمر کہتے ہیں کہ حماد اپنے وقت کے ابدال تھے (تنبیہ یہاں صوفیوں والا ابدال مراد نہیں ہے)۔

- ایک دوسرے معاصر عفان کا بیان ہے کہ: قَدْ رَأَيْتُ مَنْ هُوَ أَعْبَدُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَكِنْ مَا رَأَيْتُ أَشَدَّ مُوَاطَبَةً عَلَى الْخَيْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالْعَمَلِ لِلَّهِ مِنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ترجمہ: میں نے حماد بن سلمہ سے زیادہ عبادت کرنے والوں کو دیکھا ہے مگر ان سے زیادہ تسلسل اور یکسوئی کے ساتھ بھلائی کرنے والا تلاوت قرآن کرنے والا اور ہر کام اللہ ہی کے لیے کرنے والا حماد بن سلمہ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا (حلیۃ الأولیاء: 6/250)۔

- امام عبد الرحمن بن مہدی جن کا زہد و اتقاء، ضرب المثل ہے، بیان فرماتے ہیں کہ: لَوْ قِيلَ لِحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ إِنَّكَ تَمُوتُ غَدًا مَا قَدَّرَ أَنْ يَزِيدَ فِي الْعَمَلِ شَيْئًا یعنی حماد بن سلمہ کے عمل کا یہ حال تھا کہ اگر ان سے یہ کہا جائے کہ کل آپ کو موت آجائے گی تو اس سے زیادہ عمل کی ان کے لیے گنجائش نہیں ہوگی (حلیۃ الأولیاء: 6/250)۔

- ابن حبان کہتے ہیں کہ: ان کا شمار مستجاب الدعوات عابدین میں ہوتا ہے وہ اپنے زمانے کے اقران میں فضل و کمال دین و عبادت میں ممتاز تھے، سنت کے سخت پابند اور اہل بدعت کے اثرات کو ختم کرنے میں انتہائی کوشاں تھے۔  
(الثقات لابن حبان: 6/216-217)۔

- حماد بن سلمہ کہتے ہیں: ترجمہ:
- یہاں تک آپ کی موت بھی اللہ کی عبادت کرتے ہوئے ہی ہوئی، یونس بن محمد کہتے ہیں کہ: مَاتَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّي ترجمہ: حماد بن سلمہ کی وفات مسجد میں بحالت نماز ہوئی (حلیۃ الأولیاء: 6/250)۔

## خلوص نیت:

- آپ ہر کام خلوص نیت اور محض اللہ کی رضا کے لئے کیا کرتے تھے اسی لئے اللہ نے انہیں لوگوں میں اتنا مقبول کر دیا۔
- عفان بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے کسی کو ان سے زیادہ خالص اللہ کے لئے عمل کرتے نہیں دیکھا۔ (حلیۃ الأولیاء: 6/250)۔
- آپ خود بھی کہا کرتے تھے کہ: مَنْ طَلَبَ الْحَدِيثَ لِغَيْرِ اللَّهِ مُكْرَ بِهِ ترجمہ: جو حدیث نبوی کو غیر اللہ کے لیے (یعنی عزت و وجاہت کے حصول کے لیے) حاصل کرتا ہے، وہ اللہ سے فریب کرتا ہے (حلیۃ الأولیاء: 6/251)۔
- محمد بن حجاج کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ہمارے ساتھ ہی حماد بن سلمہ سے سماع حدیث کیا تھا، وہ ایک دفعہ چین گیا اور جب واپس لوٹا تو حماد بن سلمہ کے لئے تحفہ لے کر آیا، تو حماد نے اس سے کہا: إِنِّي إِنْ قَبِلْتُهَا لَمْ أُحَدِّثْكَ بِحَدِيثٍ، وَإِنْ لَمْ أَقْبَلْهَا حَدَّثْتُكَ قَالَ: لَا تَقْبَلْهَا وَحَدَّثْنِي ترجمہ: اگر میں اسے قبول کر لوں تو میں تمہیں کوئی حدیث نہیں سناؤں گا (اس خوف سے کہ کہیں یہ تحفہ ان کی نیت کو متغیر نہ کر دے)، اور اگر اسے



قبول نہ کروں تو میں حدیث سناؤں گا۔ اس نے کہا: آپ قبول نہ کیجئے اور مجھے حدیث بیان کریں (حلیۃ الاولیاء: 251/6)۔

## وقت کی قدر:

موسیٰ بن اسماعیل التبوذکی رحمہ اللہ نے اپنے شاگردوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: لَوْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي مَا رَأَيْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ ضَاحِكًا قَطُّ صَدَقْتُكُمْ، كَانَ مَشْغُولًا بِنَفْسِهِ إِمَّا أَنْ يُحَدِّثَ، وَإِمَّا أَنْ يَقْرَأَ وَإِمَّا أَنْ يُسَبِّحَ، وَإِمَّا أَنْ يُصَلِّيَ، كَانَ قَدْ فَسَمَ النَّهَارَ عَلَى هَذِهِ الْأَعْمَالِ ترجمہ: اگر میں یہ کہوں کہ میں نے حماد بن سلمہ کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا، تو یہ سچ کہوں گا وہ ہر وقت اپنے کام میں لگے رہتے تھے، یا حدیثیں بیان کرتے، یا تلاوت قرآن کرتے یا تسبیحات پڑھتے رہتے تھے، یا پھر نماز میں مشغول رہتے، انہوں نے پورے دن کو انہی کاموں کے لیے تقسیم کر رکھا تھا (حلیۃ الاولیاء: 250/6)۔

## اظہار حق اور امراء کی صحبت سے گریز:

حماد بن سلمہ کی کتاب زندگی کا ہر باب ہی بڑا تابناک ہے، زہد و عبادت دنیا اور اہل دنیا سے استغناء اور امراء کی صحبت سے گریز مزمرۃ تبع تابعین کی ایک عمومی خصوصیت تھی، حماد بن سلمہ اس خصوصیت و امتیاز میں بھی ان کے شریک و سہم تھے۔

- موسیٰ بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے حماد بن سلمہ کو ایک شخص کو کہتے سنا کہ: إِنَّ دَعَاكَ الْأَمِيرُ أَنْ تَقْرَأَ عَلَيْهِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَا تَأْتِهِ ترجمہ: امیر اگر تمہیں اسے قل هو اللہ احد سنانے کے لئے بھی بلائے تو تم مت جانا (حلیۃ الاولیاء: 251/6)۔

- آدم بن ایاس کہتے ہیں کہ میں حماد بن سلمہ اور سلطان کا ان کو مدعو کیے جانے کا وقت پایا، اور حماد بن سلمہ نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا، اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا (حلیۃ الأولیاء: 6/251)۔

## وفات:

167ھ میں بصرہ میں ان کی وفات ہوئی اور وہیں مدفون ہوئے، حافظ ابن حجر نے ابن حبان کی روایت نقل کی ہے کہ حماد بن سلمہ کا انتقال ذی الحجہ کے مہینہ میں ہوا۔ آپ نے 76 سال کی عمر پائی۔

## تصانیف:

حماد بن سلمہ کا شمار تبع تابعین کے اس زمرہ میں ہوتا ہے جنہوں نے تالیف و تدوین کی خدمات انجام دی ہیں، مگر افسوس ہے کہ ان کی تصنیفات ہم تک نہ پہنچ سکیں۔

- امام ذہبی فرماتے ہیں: هو أول من صنف التصانيف مع ابن أبي عروبة ترجمہ: یہ ان اشخاص میں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے سعید بن ابی عروبہ کے ساتھ تصنیف و تالیف میں حصہ لیا (تذکرۃ الحفاظ: 1/151)۔
- موسیٰ بن اسماعیل التبوذکی کے بارے میں امام ذہبی فرماتے ہیں: سمع من حماد بن سلمة تصانیفہ ترجمہ: انہوں نے حماد بن سلمہ سے ان کی تصانیف کا سماع کیا تھا (تذکرۃ الحفاظ: 1/289)۔
- علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: أول من جمع ذلك: ابن جريج بمكة، وابن إسحاق و مالك بالمدينة، والربيع بن صبيح أو سعيد بن أبي عروبة أو حماد بن سلمة بالبصرة، وسفيان الثوري بالكوفة، والأوزاعي بالشام، وهشيم بواسط، ومعمرب باليمن، وجريز بن عبد الحميد بالري، وابن المبارك بخراسان. قال العراقي وابن حجر: وكان هؤلاء في عصر واحد فلا ندري أيهم سبق ترجمہ: سب سے پہلے اللہ کے نبی کی احادیث اور صحابہ و تابعین کے

آثار جمع کرنے والے ہیں: مکہ میں ابن جریج، مدینہ میں ابن اسحاق یا مالک، بصرہ میں ربیع بن صبیح یا سعید بن ابی عروبہ یا حماد بن سلمہ، کوفہ میں سفیان الثوری، شام میں اوزاعی، واسط میں ہشیم، یمن میں معمر، ری میں جریر بن عبد الحمید، خراسان میں ابن المبارک۔ عراقی اور ابن حجر کہتے ہیں کہ یہ سب ایک ہی زمانے کے ائمہ تھے اس لئے ہیں ہمیں یہ نہیں معلوم کہ ان میں سے کس نے سب سے پہلے یہ کام کیا (تدریب الراوی: 1/93)۔

- علامہ سیوطی ایک دوسری جگہ کہتے ہیں کہ حماد بن سلمہ کی کتب میں ایک کتاب ان کی مصنف بھی تھی جس میں مرفوع احادیث کے ساتھ صحابہ و تابعین کے اقوال بھی تھے جیسے مصنف عبد الرزاق وغیرہ۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں: ثم بعدها الكتب التي فيها كلامه وكلام غيره... مثل مصنف عبد الرزاق، ومصنف ابن أبي شيبة، ومصنف بقي بن مخلد، وكتاب محمد بن نصر المروزي، وكتاب ابن المنذر، ثم مصنف حماد بن سلمة ترجمہ: ان کے بعد وہ کتب آتی ہیں جن میں اللہ کے نبی ﷺ کے کلام کے علاوہ دوسروں کے کلام بھی پائے جاتے ہیں (یعنی صحابہ و تابعین کے اقوال)۔۔۔۔۔ جیسے مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف بقی بن مخلد، محمد بن نصر مروزی کی کتاب، ابن المنذر کی کتاب، پھر مصنف حماد بن سلمہ (تدریب الراوی: 1/116)۔

مگر افسوس کے امام حماد بن سلمہ کی باقی کتب کے ساتھ ان کی یہ کتاب بھی آج مفقود ہے۔ اگر یہ کتاب آج موجود ہوتی تو بہت مفید ہوتی۔